باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر

عصرِ حاضر ای پیپر

ASR-E-HAZIR

24رجمادی الاخری 1444ھ | مطابق 17رجنوری 2023ء | بروز منگل | جلد:(۳) | شمارہ:(۱۲) | صفحات:(۸)

ازدواجی عصمت دری کو جرم ماننے کی عرضی پر سماعت کے لیے سپریم کورٹ تیار

مرکزی حکومت سے 15 فروری تک جواب طلب، عدالت مارچ میں اس معاملے کی سماعت کرے گی

نئی دہلی: 16رجنوری (عصرحاضر نیوز) ازدواجی عصمت دری (شریک حیات کے ذریعہ جبراً جسمانی رشتہ بنانا) کو جرم قرار دینے کا مطالبہ کرنے والی کئی عرضیوں کو سپریم کورٹ نے سماعت کے لیے منظور کرلیا ہے۔ اس معاملے میں عدالت عظمیٰ نے مرکزی حکومت سے 15 فروری تک جواب بھی طلب کیا ہے۔ عدالت مارچ میں اس معاملے کی سماعت کرنے پر متفق ہوئی ہے۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندرچوڑ اور جسٹس پی ایس نرسمہا اور جے بی پاردی والا کی بنچ نے مرکز کی نمائندگی کررہے سالیسٹر جنرل تشار مہتا سے 15 فروری 2023 کو یا اس سے پہلے معاملے میں جوابی حلف نامہ داخل کرنے کو کہا ہے۔ تشار مہتا نے کہا کہ اس معاملے میں قانونی معاملات کے علاوہ سماجی معاملات بھی ہوں گے۔ عدالت عظمیٰ نے الگ الگ ہائی کورٹس کو فیصلہ دینے کی جگہ معاملے کو خود اپنے ہاتھ میں لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس معاملے پر مارچ میں سماعت ہوگی۔ بنچ نے سبھی فریقین کو 3 مارچ تک اپنی دلیلیں داخل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ مہتا نے بنچ کو مطلع کیا کہ حکومت نے اس معاملے پر ریاستی حکومتوں کے نظریات مانگے ہیں۔ گزشتہ سال مئی میں ازدواجی عصمت دری کے جرم ہونے پر مختلف نظریہ ظاہر کرنے والے دہلی ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد سپریم کورٹ میں اپیل داخل کی گئی تھی۔ ساتھ ہی گزشتہ سال جولائی میں عدالت عظمیٰ نے کرناٹک ہائی کورٹ کے فیصلے پر روک لگادی تھی۔ مئی میں عدالت عظمیٰ نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف شوہر کی عرضی پر نوٹس جاری کیا تھا۔ حالانکہ اس نے تب ہائی کورٹ کے فیصلے اور مقدمے کی کارروائی پر روک لگانے سے انکار کردیا تھا۔ ازدواجی عصمت دری کے جرم قرار دینے کے مطالبہ کو لے کر عدالت عظمیٰ میں عرضیاں بھی داخل کی گئی ہیں۔ معاملے میں گزشتہ 11 مئی کو جسٹس راجیو شکدھر اور جسٹس سی ہری شنکر کی ہائی کورٹ کی بنچ نے الگ الگ رائے ظاہر کی۔ جسٹس راجیو شکدھر نے یہ کہتے ہوئے متنازعہ قانون کو رد کرنے کی حمایت کی کہ شوہر کو ازدواجی عصمت دری کے جرم سے چھوٹ دینا غیر آئینی ہے، جس سے جسٹس ہرشنکر متفق نہیں تھے۔ جسٹس شکدھر نے کہا کہ رضامندی کے بغیر بیوی کے ساتھ ہم بستری کرنا دفعہ 14 کی خلاف ورزی ہے، اس لیے اسے رد کردیا گیا ہے۔



جوشی مٹھ بحران: سماعت سے سپریم کورٹ کا انکار

سپریم کورٹ نے اتراکھنڈ کے جوشی مٹھ بحران کو قومی آفت قرار دینے کے لیے مداخلت کے مطالبہ والی عرضی پر غور کرنے سے انکار کردیا ہے۔ سپریم کورٹ نے عرضی دہندہ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اتراکھنڈ ہائی کورٹ جائے اور اپنی بات وہاں رکھے۔ قابل ذکر ہے کہ سوامی اویمکتیشورانند سرسوتی نے یہ عرضی داخل کی تھی جسے چیف جسٹس ڈی وائی چندرچوڑ اور جسٹس پی ایس نرسمہا و جسٹس جے بی پاردی والا کی بنچ نے سننے سے انکار کردیا۔

لوجہاد قانون کی آئینی حیثیت پر سپریم کورٹ میں جمعیۃ علماء ہند کی پٹیشن سماعت کے لیئے منظور، مرکزی حکومت کو نوٹس جاری

نئی دہلی 16/جنوری (پریس نوٹ) لوجہاد قانون کی آئینی حیثیت اور مبینہ طور پر بڑے پیمانے پر ہورہے تبدیلی مذہب کے خلاف داخل پٹیشن پر آج سپریم کورٹ آف انڈیا میں سماعت عمل میں آئی، چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس ڈی وائی چندرچوڑ، جسٹس نرسمہا اور جسٹس جے بی پاردی والا کے روبرو سماعت عمل میں آئی جس کے دوران جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے سینئر ایڈوکیٹ سنجے ہیگڑے، ایڈوکیٹ آن ریکارڈ اعجاز مقبول اور دیگر پیش ہوئے۔ دیگر فریقوں کی جانب سے سینئر ایڈوکیٹ کپل سبل، دشینت دوے، سی یوسنگھ، اندرا جئے سنگھ، ورندہ گروور و دیگر بھی پیش ہوئے۔ مرکزی حکومت کی جانب سے سالیسٹر جنرل آف انڈیا تشار مہتا پیش ہوئے۔ آج عدالت نے صرف جمعیۃ علماء ہند کی جانب س داخل پٹیشن پر نوٹس جاری کیا اور سماعت کے لیئے قبول کرلیا، جمعیۃ علماء ہند کی پٹیشن کا نمبر سول رٹ پٹیشن 40/2023 ہے۔ دوران سماعت چیف جسٹس آف انڈیا نے سینئر ایڈوکیٹ دشینت دوے کی درخواست پر عرض گذار اشونی کمار اپادھیائے کے وکیل کو حکم دیا کہ اقلیتی سماج (مسلم اور کرسچن) کے خلاف پٹیشن میں درج کیئے گئے مواد کو حذف کیا جائے جس پر اس نے عدالت سے کہا کہ وہ عدالت کی حکم کی پاسداری کرکے متنازعہ مواد کو حذف کردیں گے۔ جمعیۃ علماء ہند سمیت مختلف مسلم فریق نے ہندوستان کی مختلف ریاستوں کی جانب سے بنائے گئے تبدیلی مذہب (لوجہاد) قوانین کی آئینی حیثیت کو چیلنج کیا ہے جبکہ اشوینی کمار اپادھیائے نامی ایڈوکیٹ نے مفاد عامہ کی عرضداشت داخل کرکے عدالت سے درخواست کی ہیکہ وہ مسلمانوں اور کرسچنس کی جانب سے مبینہ جبراً کرائے جارہے تبدیل مذہب پر کارروائی کرے۔ حالانکہ عدالت نے آج کوئی عبوری فیصلہ نہیں صادر کیا، عدالت نے اپنے روز نامہ میں نوٹ کیا کہ لوجہاد قانون کی آئینی حیثیت چیلنج کرنے والی عرضداشتیں الہ آباد ہائی کورٹ میں 5، مدھیہ پردیش ہائی کورٹ 7، گجرات ہائی کورٹ 2، جھارکھنڈ ہائی کورٹ 2، ہماچل پردیش ہائی کورٹ 4، کرناٹک ہائی کورٹ میں 1/پٹیشن زیر سماعت ہے لہذا جب تک فریق عدالت میں ٹرانسفر پٹیشن داخل نہیں کرتے عدالت سماعت شروع نہیں کرسکتی ہے۔ جس پر کپل سبل نے کہا کہ اگلے چند دنوں میں ٹرانسفر پٹیشن داخل کی جائے گی۔ چیف جسٹس آف انڈیا نے اپنے فیصلہ میں مزید تحریر کیا کہ لوجہاد قانون کی آئینی حیثیت چیلنج کرنے والی تین عرضداشتیں (سول رٹ پٹیشن) زیر سماعت ہے بشمول جمعیۃ علماء ہند جبکہ متعدد مداخلت کار کی عرضداشتیں بھی داخل کی گئی ہیں جن پر عدالت سماعت کریگی۔ چیف جسٹس نے مزید کا کہا کہ اگلی سماعت پر عدالت لوجہاد قانون کی چندشق پر گجرات ہائی کورٹ اور مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کی جانب سے دیئے گئے اسٹے پر سماعت کریگی، گجرات حکومت اور مدھیہ پردیش حکومت نے سپریم کورٹ میں عرضداشت داخل کی ہے جس میں انہوں نے مرکزی حکومت کو بھی فریق بنایا ہے۔ چیف جسٹس نے حکم دیا کہ تمام پٹیشن کو یکجا کیا جائے گا اور ان کو ان کی درخواست یعنی کے ریلیف کے مطابق سماعت کی جائے گی۔ واضح رہے کہ ہندوستان کی پانچ مختلف ریاستوں کی جانب سے بنائے گئے تبدیلی مذہب (لوجہاد) قوانین کی آئینی حیثیت کو جمعیۃ علماء ہند نے گذشتہ ہفتہ سپریم کورٹ آف انڈیا میں چیلنج کیا تھا، جمعیۃ علماء ہند نے آئین ہند کے آرٹیکل 32/ کے تحت مفاد عامہ کی پٹیشن داخل کی ہے۔

ڈبل انجن نے غریبوں کے ارمانوں کو کچل دیا، روزانہ 115 افراد خودکشی کرنے پر مجبور: ملکارجن کھڑگے

نئی دہلی: 16رجنوری (عصرحاضر نیوز) کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے بی جے پی اور وزیر اعظم نریندر مودی کو آج ایک بار پھر تنقید کا نشانہ بنایا۔ انھوں نے الزام عائد کیا کہ روزانہ 115 لوگ خودکشی کر رہے ہیں اور اس کے لیے ذمہ دار 'ڈبل انجن' ہے۔ ملکارجن کھڑگے نے ایک ٹوئٹ کیا ہے جس میں لکھا ہے ''گجرات میں ہر دن 9 دِہاڑی مزدور خودکشی کرتے ہیں، ہندوستان میں ہر دن 115 دِہاڑی مزدور خودکشی کرتے ہیں۔ آپ کے 'ڈبل انجن' نے اپنے خطرناک پہیوں کے نیچے غریبوں کی امیدوں کو کچل دیا ہے۔'' واضح رہے کہ کانگریس صدر کھڑگے لگاتار مرکز کی مودی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ انھوں نے اس سے قبل حکومت پر حملہ آور رخ اختیار کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''کسی وزیر اعظم، کسی وزیر داخلہ نے جھوٹ نہیں بولا، یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ 2 کروڑ ملازمتیں دیں گے، تو کبھی کہتے ہیں ایک ایک اکاؤنٹ میں 15 لاکھ روپے دیں گے، لیکن سب جھوٹ ہے۔'' کھڑگے عوام کے ذریعہ منتخب حکومت کو اقتدار سے ہٹانے کا الزام بھی بی جے پی پر عائد کر چکے ہیں۔ انھوں نے ایک بیان میں کہا کہ کانگریس پارٹی نے کئی حکومتیں بنائیں، لیکن بی جے پی نے اراکین اسمبلی کو لالچ دے کر اپنی حکومت بنالی، اور پھر یہ جمہوریت کی حفاظت کی بات کرتے ہیں۔ بی جے پی کا اصل مقصد نفرت اور تخریب پیدا کرنا ہے، لیکن بھارت جوڑو یاترا ان عناصر سے لڑ رہی ہے اور جیتے گی۔

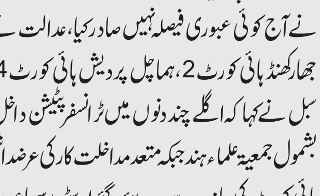


کرناٹک میں بدعنوانی سے ڈیڑھ لاکھ کروڑ کا نقصان ہوا: پرینکا گاندھی

بنگلور: 16رجنوری (عصرحاضر) بنگلورو میں کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے مرکزی حکومت پر شدید حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتی ہوں، کیا بی جے پی کی حکومت آنے کے بعد آپ کی زندگی بہتر ہوئی؟ کیا کوئی تبدیلی آئی ہے؟ ووٹ ڈالنے سے پہلے پچھلے چند سالوں پر نظر ڈالیں اور اس کا جائزہ لیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا کہ کرناٹک میں حالات بہت خراب ہیں، کرپشن سے ڈیڑھ لاکھ کروڑ کا نقصان ہوا ہے۔ پی ایس آئی گھوٹالہ شرمناک ہے، آپ اپنے بچوں کو تعلیم دیتے ہیں اور یہ آپ کو اقتدار میں بیٹھے سیاستدانوں سے ملتا ہے۔

نیپال طیارہ حادثہ: اچانک آگ کا گولہ کیوں بن گیا مسافر طیارہ؟ برآمد بلیک باکس جلد اٹھائے گا راز سے پردہ

کھٹمنڈو: 16رجنوری (عصرحاضر نیوز) نیپال کے پوکھرا میں حادثہ زدہ یتی ایرلائنز کے طیارہ کا بلیک باکس برآمد ہوگیا ہے۔ ایک اعلیٰ افسر نے پیر کے روز یہ جانکاری دی۔ تربھون انٹرنیشنل ہوائی اڈہ، کاٹھمنڈو کے ترجمان پریم ناتھ ٹھاکر کا کہنا ہے کہ بلیک باکس پیر کی صبح جائے حادثہ پر ملا۔ حادثہ کی وجہ پتہ لگانے میں یہ بلیک باکس اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔ اس میں 'فلائٹ رڈار ریکارڈ' اور 'کاک پٹ ویو ریکارڈ' شامل ہیں جس سے پتہ چل سکے گا کہ آخر اچانک مسافر طیارہ اچانک آگ کا گولہ کیوں بن گیا۔ نیپال شہری ہوابازی اتھارٹی کے ترجمان جگن ناتھ نرولا کے مطابق بلیک باکس کو نیپالی فوج کے حوالے کردیا گیا ہے۔ اتھارٹی کے مطابق بلیک باکس کو پیر کے روز کاٹھمنڈو لایا گیا ہے اور جلد ہی یہ حکومت کے ذریعہ تشکیل طیارہ حادثہ جانچ کمیشن کو سونپ دیا جائے گا۔ واضح رہے کہ یتی ایرلائنز کے حادثہ زدہ اے ٹی آر-72 طیارہ نے اتوار کی صبح 30:10 بجے کاٹھمنڈو سے پوکھرا کے لیے پرواز بھری تھی اور 50:10 بجے ہوائی ٹرانسپورٹ کنٹرول سے اس کا رابطہ ٹوٹ گیا۔ خبر رساں ایجنسیز کے مطابق طیارہ میں 68 مسافر اور پائلٹ عملہ کے چار اراکین سوار تھے۔ ان میں 15 غیر ملکی مسافر بھی تھے جن میں 5 ہندوستانی، 4 روسی، 2 کوریائی کے علاوہ آسٹریلیا، آئرلینڈ، ارجنٹینا و فرانس کے 1-1 مسافر تھے۔ ضلع پولیس ہیڈکوارٹر کے مطابق پیر کی صبح تک 72 میں سے 68 لاشیں برآمد کی گئی ہیں اور بقیہ چار کی تلاش جاری ہے۔ یہ چار لاشیں نابالغ افراد کی بتائی جارہی ہیں۔ برآمد لاشوں میں سے 35 کی شناخت ہوچکی ہے۔ تھانہ انچارج گیان بہادر کھڑکا نے بتایا کہ پوسٹ مارٹم کے بعد لاشوں کو اہل خانہ کے حوالے کردیا جائے گا۔



قومی اردو کونسل میں اردو اسپیکنگ یونین، ماریشس کے جنرل سکریٹری محمد علی توفیق کا استقبالیہ

نئی دہلی: 16رجنوری (ذرائع) قومی اردو کونسل کے ڈائرکٹر پروفیسر شیخ عقیل احمد نے کہا کہ ماریشس میں بہت بڑی آبادی اردو بولنے والوں کی ہے جو نہ صرف اس زبان کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے، بلکہ وہ اس زبان میں تعلیم بھی حاصل کررہی ہے۔ یہ بات انہوں نے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے صدر دفتر میں ماریشس کی اردو اسپیکنگ یونین کے جنرل سکریٹری محمد علی توفیق کو استقبالیہ دیتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ وہاں کی تہذیب وثقافت میں ہندوستانیت رچی ہوئی ہے۔ محمد علی صاحب وہاں فروغ اردو کے لیے قائم ادارے اردو اسپیکنگ یونین کے جنرل سکریٹری ہیں اور سماجی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے رہتے ہیں۔ مہمان موصوف نے اپنے تاثرات میں کونسل اور پروفیسر شیخ عقیل احمد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یونین کی سرگرمیوں کے بارے میں بتایا اور کہا کہ یہ گزشتہ بیس سال سے قائم ہے، جس کے تحت مختلف علمی وثقافتی سرگرمیاں انجام دی جاتی ہیں، ماضی میں قومی کونسل کے زیر اہتمام متعدد ورکشاپ ہوئے ہیں جن میں ہم نے حصہ لیا ہے۔ ہم لوگ وہاں کے اسکولوں اور مدرسوں کے نصاب میں اردو کی شمولیت پر کام کررہے ہیں۔ یونین کے ذریعے مختلف ثقافتی سرگرمیوں جیسے ڈراما اور مشاعرہ وغیرہ کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ماریشس میں فروغ اردو کے لیے مزید کام کرنے کی ضرورت ہے اور مجھے توقع ہے کہ کونسل اس سلسلے میں اپنے تجربات اور وسائل کے ذریعے ہمارا تعاون کرے گی۔ شیخ عقیل نے انھیں یقین دلایا کہ کونسل اپنے اختیارات کے دائرے میں رہتے ہوئے ماریشس میں فروغ اردو کے لیے ہر ممکن اقدام کرے گی۔ اس موقعے پر پروفیسر انور پاشا نے بھی اظہار خیال کیا اور ماریشس میں اردو زبان کی ترویج وترقی کے امکانات کی نشان دہی کی۔ اس استقبالیہ تقریب میں کونسل کا تمام عملہ شریک رہا۔

مولانا آزاد فیلوشپ پر روک، اقلیتی طلبہ افسردہ

مرکزی وزارت اقلیتی امور کی طرف سے شروع کی گئی اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) کے ذریعے چلائی جارہی مولانا آزاد نیشنل فیلوشپ (ایم اے این ایف) کو حکومت نے حال ہی میں بند کردیا، اس فیصلہ نے مذہبی اقلیتوں کو مایوس کردیا ہے۔

یہ فیلوشپ 2009 میں شروع ہوئی تھی اور 6 مذہبی اقلیتی برادریوں - بدھ مت، عیسائی، جین، پارسی، اسلام اور سکھ مذہب سے تعلق رکھنے والے طلباء کو ایم فل/ پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے مالی امداد فراہم کررہی تھی۔ پچھلے 8 سالوں کے دوران اس اسکیم پر حکومت کو تقریباً 85.738 کروڑ روپے خرچ کئے اور اس سے 6722 اقلیتی طلبا کی مدد ہوئی۔ 2017-18 میں اس اسکیم کے لیے مختص رقم 150 کروڑ تھی جو 2021-22 میں گھٹ کر 99 کروڑ رہ گئی۔ کچھ لوگ پہلے ہی اس طرح کا خدشہ ظاہر کررہے تھے کہ اس اسکیم کو مکمل طور پر ختم کردیا جائے گا۔ اقلیتی برادریوں کے تقریباً ایک ہزار طلبا سالانہ فیلوشپ سے محروم رہیں گے لیکن اس تعداد سے زیادہ یہ بات ذہن میں رہے کہ یہ فیلوشپ پسماندہ اقلیتوں کے ہونہار بچوں کو انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی، ہیومینٹیز، نیچرل سائنسز اور سوشل سائنسز میں میں تحقیق کرنے کے قابل بناتی تھی۔

اس فیلوشپ کو بظاہر اس بنیاد پر بند کیا گیا ہے کہ یہ دوسری اسی طرح کی اسکیموں کے ساتھ اوورلیپ ہورہی تھی لیکن یہ دلیل منطقی نظر نہیں آتی۔ مثال کے طور پر، یو جی سی اور سی ایس آئی آر جونیئر ریسرچ فیلوشپ (جے آر ایف) تمام اسٹریمز کے بالترتیب 6,400 اور 2,200 طلبا کو فراہم کی جاتی ہے، جبکہ بنیادی سائنس ریسرچ (بی ایس آر) فیلوشپ صرف سب سے زیادہ ہونہار طلبا کو بنیادی سائنس میں تحقیق کرنے کے لیے دی جاتی ہے۔ سوامی وویکانند فیلوشپ (ایس وی ایف) 300 لڑکیوں کو دی جاتی ہے، جو خاندان کی اکلوتی لڑکیاں ہوں جو سوشل سائنسز میں پی ایچ ڈی کررہی ہوں۔ اگرچہ مذہبی اقلیتوں کے طلبا کو ان سے روکا نہیں گیا ہے لیکن انہیں ان کمیونٹیز کی پسماندگی اور محرومی پر غور کرنے کے لیے تیار نہیں کیا گیا ہے۔

اگر مولانا آزاد فیلوشپ مذہبی اقلیتی طلبہ کے لیے ان دیگر اسکالرشپس کے ساتھ اوورلیپ ہورہی ہے، تو درج فہرست ذاتوں کے لیے قومی فیلوشپ (2000 طلبا کے لیے)، درج فہرست قبائل (750 طلبا کے لیے) اور دیگر پسماندہ ذاتوں کے لیے (1000 طلبا کے لیے) کو جاری رکھنے کی کیا وجہ ہوسکتی ہے؟ خاص طور پر اس وقت جب مولانا آزاد نیشنل فیلوشپ 1,000 طلبا کے لئے صرف ایک ہی ہے جو خاص طور پر مذہبی اقلیتوں کے طلبا کے لئے تیار کی گئی ہے؟ اسے بند کرنے سے ان طلبا کو ان فوائد سے محروم کیا جارہا ہے جو سچر کمیٹی کی رپورٹ کے بعد انہیں اعلیٰ تعلیم تک رسائی میں مدد دینے کے لیے دئے جارہے تھے۔ یہی نہیں کسی بھی دوہراؤ کا بھی کوئی امکان نہیں ہے کیونکہ کسی بھی ریسرچ اسکالر کو ایک سے زیادہ فیلوشپ حاصل کرنے کا حق نہیں ہے۔

ریسرچ فیلوشپ کے لیے سخت مقابلہ ہے اور صرف مٹھی بھر ہی اسے حاصل کرپاتے ت ہیں۔ یو جی سی سی ایس آئی آر جے آر ایف کے امتحان میں شرکت کرنے والے بمشکل دو فیصد لوگ اس کو کوالیفائی کرپاتے ہیں۔ اس کا سب سے زیادہ برا اثر محروم اور پسماندہ طبقوں کے بچوں پر پڑتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ تحقیق کے میدان میں ایسے لوگوں کو یکساں مواقع فراہم کرنے کے لیے خصوصی انتظامات کی ضرورت محسوس کی گئی۔

مرکزی حکومت کا ایک اور فیصلہ بھی اتنا ہی مایوس کن ہے۔ یہ کلاس اول سے کلاس آٹھ تک کے طلبا کے لیے دی جانے والی پری میٹرک اسکالرشپ کو ختم کرنا اور اسے صرف کلاس 9 اور 10 تک محدود کرنا ہے۔ اس فیصلے سے نہ صرف اقلیتی طبقہ بلکہ درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور دیگر پسماندہ طبقات پر بھی برا اثر پڑے گا۔

حکومت کا یہ استدلال کہ آٹھویں جماعت تک تعلیم، حق تعلیم قانون (آر ٹی ای) کے تحت مفت ہے، اس لیے اسکالرشپ کو بند کرنا پڑا اور اس پر شور وغوغا اتنا ہی کمزور ہے جتنا کہ ایم این ایف کو ختم کرنے کی مخالفت۔ اقلیتوں کے لیے پری میٹرک اسکالرشپ کا آغاز 2006 میں وزیر اعظم کے 15 نکاتی پروگرام برائے اقلیتوں کی بہبود اور ترقی کے تحت کیا گیا تھا۔

میرٹ کو انعام دینے اور تعلیم کی براہ راست لاگت کو کم کرنے کے علاوہ اسکالرشپ کا ایک اور مقصد ہوتا ہے اور وہ ہے اس وقت کی تلافی کرنا جو ایک طالب علم کام سے باہر تعلیم حاصل کرنے میں صرف کرتا ہے۔ اس سے غریبوں کو اپنے بچوں کو اسکول بھیجنے پر راضی کرنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ ایک آزاد ایجنسی کے ذریعہ پری میٹرک اسکالرشپ اسکیم کا 2017 کا مطالعہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ اسکیم اپنے مقاصد کو بڑی حد تک حاصل کرنے میں کامیاب رہی ہے۔

قومی تعلیمی پالیسی (این ای پی 2020) کو لے کر اقلیتوں میں کافی ناراضگی پائی جاتی ہے۔ عیسائی گروپ اس بات پر ناراض ہیں کہ این ای پی نے جدید تعلیم میں مشنری اداروں کے کردار کو نظرانداز کردیا، جبکہ وہ ملک میں جدید تعلیم کو مرکزی دھارے میں لانے کے عمل کا ایک لازمی حصہ ہیں۔ ان میں سے کچھ اپنی فضیلت کے لیے مشہور ہیں اور معیاری تعلیم کے خواہاں افراد کے لیے پہلی پسند کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ اور مسلمان یہ سمجھ پانے سے قاصر ہیں کہ این ای پی میں اردو کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا۔ وہ این ای پی سے 'مدارس' کو غائب دیکھ کر مایوس ہوئے ہیں کیونکہ وہ مدارس کو اپنی زبان، ثقافت اور روایات کے تحفظ کے لیے اہم سمجھتے ہیں۔ مسلمان این ای پی میں اردو کی عدم موجودگی کو دھوکہ دہی قرار دیتے ہیں، کیونکہ یہ پالیسی اس وقت آئی تھی جب وزیر اعظم نے ملک کو 'سب کا ساتھ، سب کا وکاس اور سب کا پریاس' کی سمت میں کام کرنے کی ترغیب دی تھی۔ وہ اب اس بات پر مایوس ہیں کہ پالیسی کے اعلان کے دو سال کے اندر انہیں جو معمولی فوائد مل رہے تھے وہ بھی چھینے جارہے ہیں!

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن واطراف

بہ تاریخ: 24/ جمادی الاخری 1444ھ
بہ مطابق 17/ جنوری 2023ء بہ روزِ منگل

	ابتداء	انتہاء
فجر	5:46	6:44
ظہر	12:36	4:26
عصر	4:27	6:07
مغرب	6:08	7:18
عشاء	7:19	5:24
شروع اشراق	7:03	
زوال	12:26	
ختم سحر	5:35	
افطار	6:10	

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا ایک منٹ کی تاخیر سے بھی روزہ نہیں ہوگا۔

آئے کچھ ابر کچھ شراب آئے

آئے کچھ ابر کچھ شراب آئے
اس کے بعد آئے جو عذاب آئے

بام مینا سے ماہتاب اترے
دست ساقی میں آفتاب آئے

ہر رگ خوں میں پھر چراغاں ہو
سامنے پھر وہ بے نقاب آئے

عمر کے ہر ورق پہ دل کی نظر
تیری مہر و وفا کے باب آئے

کر رہا تھا غم جہاں کا حساب
آج تم یاد بے حساب آئے

نہ گئی تیرے غم کی سرداری
دل میں یوں روز انقلاب آئے

جل اٹھے بزم غیر کے در و بام
جب بھی ہم خانماں خراب آئے

اس طرح اپنی خامشی گونجی
گویا ہر سمت سے جواب آئے

فیضؔ تھی راہ سر بسر منزل
ہم جہاں پہنچے کامیاب آئے

فیض احمد فیض

سلاطین آصفیہ کے چشم و چراغ مکرم جاہ کی آخری آرام گاہ تیار، عوامی دیدار کے لیے چومحلہ پیالس میں رکھا جائے گا

نظام ہشتم کے آخری سفر کو آسان بنانے ٹریفک انتظامات کو لیکر محکمہ پولیس سرگرم، پانچ دنوں تک چومحلہ پیالس عوام کے لیے بند رہے گا۔ نواب مکرم جاہ بہادر کے حالات زندگی پر ایک نظر

حیدرآباد: 16 / جنوری (عصر حاضر نیوز) حیدرآباد پولیس، چومحلہ پیالس انتظامیہ اور دیگر نے شہر میں مکرم جاہ کے آخری سفر کے انتظامات شروع کر دیئے۔ حیدرآباد کے آخری نظام عثمان علی خان کے پوتے مکرم جاہ کا ہفتہ کی رات استنبول، ترکی میں انتقال ہوگیا۔ ان کے آبائی وطن میں سپرد خاک ہونے کی خواہش کے مطابق ان کے بچے منگل کو نظام مرحوم کے جسد خاکی کے ساتھ آج حیدرآباد پہنچیں گے۔ حیدرآباد پہنچنے پر میت کو چومحلہ پیالس لے جایا جائے گا اور آخری رسومات مکمل کرنے کے بعد آصف جاہی خاندان کے مقبرے میں تدفین عمل میں آئے گی۔ حیدرآباد پولیس اور جی ایچ ایم سی کے عہدیداروں نے خلوت علاقہ میں انتظامات کرنا شروع کر دیئے ہیں جبکہ چومحلہ پیلس انتظامیہ نے تاریخی یادگار کو پانچ دنوں تک عوام کے لیے بند رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نظام ہشتم کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے ہزاروں لوگوں کی موجودگی کے پیش نظر ٹریفک پولیس بھی پرانے شہر حیدرآباد میں ضروری انتظامات کر رہی ہے۔ سلاطین آصفیہ کے چشم و چراغ، سقوط حیدرآباد کے چشم دیدگواہ پرنس میر برکت علی خان کا 89 برس کی عمر میں ترکی کے استنبول میں انتقال ہوگیا۔ نظام ثامن میر برکت علی خان صدیقی عرف مکرم جاہ بہادر 6 / اکتوبر 1933ء کو حلافت پیالیس نائس (فرانس) شہزادی برار درشہوار کے بطن سے پیدا ہوئے۔ مکرم جاہ بہادر کا بچپن بیلا وسٹا پیالیس موجودہ عمارت اڈمنسٹریٹیو اسٹاف کالج آف انڈیا میں گزرا۔ ان کی ابتدائی تعلیم حیدرآباد میں ہوئی۔ انہوں نے دون اسکول دہرادون اور برطانیہ کے ہارّو، پیٹر ہاؤز اور کیمبرج جیسے اداروں سے تعلیم پائی۔ پرنس مکرم جاہ نے لندن اسکول آف اکنامکس اور رائل ملٹری اکیڈیمی سانڈھرسٹ میں بھی تربیت پائی تھی۔ شہزادی درشہوار خلافت عثمانیہ کے آخری تاجدار سلطان عبدالمجید دوم کی دختر تھیں۔ یوں تو آصف جاہ سلطنت کے آخری فرماں روا میر عثمان علی خان نے 14 / جون 1954ء کو پرنس مکرم جاہ بہادر کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا مگر کہا جاتا ہے کہ جب 1937ء کو میر عثمان علی خان کی بادشاہت کا سلور جوبلی جشن جوبلی ہال باغ عامہ میں منایا جارہا تھا، میر عثمان علی خان نے اپنی مسند پر 3 سالہ پرنس مکرم جاہ بہادر کو بٹھا کر بڑی دیر تک انہیں تکتے رہے تھے اور تب ہی سے یہ مانا جانے لگا تھا کہ میر عثمان علی خان بہادر اپنے پوتے کو اپنا جانشین دیکھنا چاہتے ہیں۔ پرنس مکرم جاہ بہادر نے پانچ شادیاں کی تھیں۔ ان کی پہلی اہلیہ ترکی کی معروف خاتون پرنسس اسریٰ برجن تھیں۔ بعدازاں انہوں نے یکے بعد دیگر پرنسس ہیلن سائمنس (عائشہ)، مس ترکی منولیہ عنوز، جمیلہ بولاروس (مراقش) اور پرنسس عائشہ آرچیڈی سے شادیاں کیں۔ انہیں عظمت جاہ، صاجزادی شہریار اور اعظم جاہ صاجزادہ حیات ہیں، الیگزنڈر علی خان صدیقی، عمر جاہ اور نیلوفر زرین اولادیں ہوئیں۔ عمر جاہ کا انتقال ہو چکا ہے۔ 1948ء میں سقوط حیدرآباد کے بعد بھی میر عثمان علی خان سے اعزازات نہیں چھینے گئے تھے اور بعدازاں انہیں راج پرمکھ بھی بنایا گیا تھا۔ میر عثمان علی خان کے 24 / فروری



1967ء کو انتقال کے فوری بعد یعنی یکم مارچ 1964ء کو ہی حکومت ہند نے پرنس مکرم جاہ بہادر کو دستور ہند کے آرٹیکل 366(22) کے تحت حیدرآباد کا فرماں روا تسلیم کیا تھا۔ یاد رہے کہ آزادی کے بعد مختلف شاہی ریاستوں کو جوڑ کر یونین آف انڈیا قائم کرتے ہوئے حکومت نے رجواڑوں کی حکمرانی کو تسلیم کیا تھا اور ان کے اعزازات کو برقرار رکھا تھا۔ حکومت ہند کی جانب سے انہیں صرف خاص کے طور پر وظائف بھی دیئے جاتے تھے۔ یہ وظیفہ پرنس مکرم جاہ بہادر کو بھی حاصل ہوتا رہا بعدازاں اندرا گاندھی کی حکومت نے اس کو برخاست کر دیا۔ جید صحافی جناب انعام الرحمن غیور نے اپنی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے بتایا کہ پرنس مکرم جاہ بہادر نہایت ہی ذہین و فطین تھے اور انہیں کئی علوم پر عبور حاصل تھا، حتیٰ کہ وہ قرآن مجید کا بھی خاطر خواہ علم رکھتے تھے اور اپنے دلائل سے دوسروں کو قائل کروادیا کرتے تھے۔ پرنسس درشہوار نے اپنے فرزند کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی تھی اور ان کے لئے آصفی کوٹھی بولارم میں ایک خصوصی اسکول قائم کیا تھا اور اس اسکول کے لئے مدرسہ عالیہ سے کچھ بچوں کا انتخاب کر کے وہاں بھیجا گیا تھا جن میں قابل ذکر راشد آذر، ریاض الدین انصاری اور ان کے بھائی افتخار احمد انصاری شامل تھے۔ وہ انگریزی کے ایک اچھے مقرر بھی تھے۔ بہت زیادہ منکسر المزاج اور آداب کا بڑا خیال رکھنے والے تھے۔ ان کی ہمیشہ سے یہی کوشش ہوتی تھی کہ کسی کی دل شکنی نہ ہو۔ وہ وقت کے بہت پابند تھے، کئی فنون زرینہ میں وہ ماہر تھے اور کشتی کی باضابطہ تربیت بھی حاصل تھی۔ انہیں ایک خاص داؤ آتا تھا جس کو سجدہ داؤ کہا جاتا تھا، اس داؤ میں جب مخالف کو پچھاڑ دیا جاتا تو وہ سجدہ کی حالت میں زمین پر گر جاتا۔ جناب غیور نے بتایا کہ اندرا گاندھی کے دور تک پرنس مکرم جاہ جب دہلی جاتے تھے تو پرائم منسٹر ریسیڈنس میں ہی توقف کیا کرتے تھے۔ پنڈت نہرو اور اندرا گاندھی ان کا بہت اکرام کرتے تھے۔ راجیو گاندھی جب بہ حیثیت وزیر اعظم حیدرآباد کا دورہ کرنا چاہتے تھے تو انہوں نے پرنس مکرم جاہ سے ملاقات کی خواہش کرتے ہوئے ملاقات کا وقت طلب کیا تھا جس پر پرنس مکرم جاہ نے کہلوا بھیجا کہ ان کے حیدرآباد پہنچنے پر وہ خود ہی ان سے ملاقات کریں گے۔ لیک ویو گیسٹ ہاؤز میں اس وقت کے چیف منسٹر این ٹی راماراؤ کی موجودگی میں پرنس اور راجیو گاندھی کی ملاقات ہوئی۔ بتایا جاتا ہے کہ وہ برطانیہ میں فوجی تربیت پانے کے بعد بھارتی فوج میں بھی اپنی خدمات انجام دینا چاہتے تھے مگر حکومت ہند نے محض اس لئے اجازت نہیں دی تھی کہ فوج میں خدمات انجام دیتے ہوئے انہیں کچھ ہو جاتا تو عالمی سطح پر حکومت کو جوابدہی کرنا پڑتا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ ملک کے پہلے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے انہیں اپنے اس ارادہ سے باز آجانے کی کامیاب ترغیب دی تھی۔ پرنس مکرم جاہ کے بقول ہی پنڈت نہرو انہیں اپنا ذاتی سفارتی قاصد یا کسی مسلم ملک میں انہیں بھارت کا سفیر بنانا چاہتے تھے۔ پرنس مکرم جاہ کو گاڑیوں کا بیحد شوق تھا۔ آج بھی ان کی رہائش گاہ چیریان پیالس جو ان کی حیدرآباد میں قیام گاہ ہے، کئی ونٹیج گاڑیاں موجود ہیں۔ انہوں نے ایک مرتبہ وزیر اعظم ہند کو مکتوب روانہ کرتے ہوئے بذریعہ سڑک ترکی کا سفر کرنے کے اپنے منصوبہ کے بارے میں آگاہ کیا تھا۔ وہ جیپ کے ذریعہ پاکستان اور پھر سمرقند، بخارہ، سوویت یونین اور ترکی کا سفر کرنا چاہتے تھے۔ نظام نے اس دورہ کے بارے میں بتاتے ہوئے سمرقند اور بخارہ سے ان کے پدری و مادرانہ تعلقات کا بھی حوالہ دیا تھا۔ اپریل 1968ء میں وزیر اعظم کی جانب سے انہیں جواب موصول ہوا جس میں انہوں نے نظام ثامن کی کوششوں کی ستائش کی اور تاخیر سے جواب دینے پر معذرت خواہی کرتے ہوئے اپنی نیک تمنائیں پیش کیں اور دیگر باتوں کے یہ بھی لکھا کہ سفر کا بھارتی حصہ بہت زیادہ تند ہوگا۔ اس قدر طویل سفر کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے اپنا مناسب خیال رکھیں۔ بدقسمتی سے یہ سفر نہیں ہوسکا۔ میر برکت علی خان جنہوں نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ بیرون ملک میں گزارا مگر انہیں حیدرآباد اور حیدرآبادیوں سے بڑا لگاؤ تھا۔ وہ حیدرآبادیوں کے لئے بہت کچھ کرنا چاہتے تھے مگر حالات نے ان کا ساتھ نہیں دیا۔ اس کے باوجود انہوں نے اپنی کئی جائیدادوں کو تعلیم کے لئے وقف کر دیا تھا۔ ان کی جانب سے قائم کئے گئے ٹرسٹس کے ذریعہ کئی تعلیمی ادارے چلائے جاتے ہیں۔ وہ جب کبھی حیدرآباد آتے، اپنے ٹرسٹ کی سرگرمیوں کا بہ نفس نفیس جائزہ لیتے اور اپنے زرین مشوروں سے نوازا کرتے تھے۔ ان کی یہی خواہش تھی کہ ان کی آخری آرام گاہ حیدرآباد میں ہی ہو۔ حیدرآباد اور ملک کے مختلف مقامات پر ان کی بہت سی جائیدادیں ہیں۔ فلک نما پیالیس اور خلوت پیالیس بھی ان ہی کی نگرانی میں تھے۔ انہوں نے اپنے لئے مکہ مسجد میں واقع مقابر آصفیہ میں اپنے والد کے پہلو میں دفن ہونا پسند کیا تھا۔ ان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے مکہ مسجد میں ہی ان کی تدفین کے انتظامات کئے جارہے ہیں۔ ماہر ہیرٹیج و تاریخ جناب محمد صفی اللہ نے سرکاری اعزازات کے ساتھ آخری رسومات انجام دینے کا فیصلہ کرنے پر چیف منسٹر مسٹر کے چندر شیکھر راؤ سے اظہار تشکر کیا اور کہا کہ شہر میں کسی بڑے پروجیکٹ کو ان سے موسوم کیا جائے۔

نواب مکرم جاہ بہادر کو نواب ہاشم جاہ کا خراج

حیدرآباد 16 جنوری (عصر حاضر نیوز) آصف جاہ ثامن نواب میر برکت علی خان مکرم جاہ بہادر کو نواب ہاشم جاہ بہادر کے فرزند نواب نجف علی خان نے خراج پیش کیا ہے۔ انہوں نے اپنے تعزیتی پیام میں مکرم جاہ بہادر کے غمزدہ ارکان خاندان سے تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے ساتھ ہی مکرم جاہ بہادر کے ساتھ گذارے ہوئے قیمتی لمحات کو بھی یاد کیا اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔

نظام ہشتم نواب میر برکت علی خان مکرم جاہ بہادر کے انتقال پر یونائیٹڈ مسلم فورم نے کیا گہرے دُکھ کا اظہار

حیدرآباد: 16 / جنوری (پریس نوٹ) یونائیٹڈ مسلم فورم نے نظام ہشتم نواب میر برکت علی خان مکرم جاہ بہادر کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی ہے۔ فورم کے ذمہ داران مولانا مفتی سید صادق محی الدین فہیم (صدر)، مولانا سید شاہ علی اکبر نظام الدین حسینی صابری، مولانا سید محمد قبول بادشاہ قادری شطاری، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، مولانا شاہ محمد جمال الرحمن مفتاحی، مولانا میر قطب الدین علی چشتی، جناب ضیا الدین نیر، جناب حامد محمد خان، جناب سید منیر الدین احمد مختار (جنرل سکریٹری)، مولانا سید حسن ابراہیم حسینی قادری سجاد پاشاہ، مولانا سید شاہ ظہیر الدین علی صوفی قادری، مولانا محمد شفیق عالم خان جامعی، مولانا سید مسعود حسین مجتہدی، مولانا سید احمد الحسینی سعید قادری، مولانا سید تقی رضا عابدی، مولانا ابوطالب اخباری، مولانا سید شاہ فضل اللہ قادری الموسوی، مولانا فراست علی شطاری، جناب یم۔ اے۔ ماجد، ڈاکٹر مشتاق مولانا محمد خواجہ شجاع الدین افتخاری حقانی پاشاہ، و دیگر نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ مکرم جاہ بہادر سلطنت آصفجاہی کے آخری فرمارواا اور نواب میر عثمان علی خاں بہادر کے پوتے اور ان کے جانشین تھے۔ مکرم جاہ بہادگو کہ حیدرآباد کی عوامی زندگی سے دور رہے تاہم انہوں نے مختلف چیارٹیبل ٹرسٹ و اداروں کے ذریعہ عوامی فلاحی و بہبود کے کاموں کو جاری رکھا۔ دورِ آصفجاہی میں جس طرح رفاہِ عام کئے جاتے رہے، حکومت کے جانے کے بعد بھی محدود وسائل کے ساتھ ان کاموں کو جاری رکھا۔ وطن سے دور رہنے کے باوجود وطن کی سرزمین سے ان کی محبت اس بات سے واضح ہوتی ہے کہ انہوں نے وطنِ عزیز میں دفن ہونے کی وصیت کی۔ فورم کے ذمہ داران خانوادے سے آصفیہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

آنکھوں کی روشنی پروگرام تلنگانہ کی چیف سکریٹری کی ویڈیو کانفرنس

حیدرآباد 16 جنوری (پریس نوٹ) تلنگانہ کی چیف سکریٹری شانتی کماری نے آج آنکھوں کی روشنی پروگرام کے دوسرے مرحلہ کے



انتظامات کے سلسلہ میں ایک ویڈیو کانفرنس کی۔ انہوں نے وزیر صحت ہریش راؤ، تمام اضلاع کے کلکٹرس، ایس پیز، پولس کمشنروں اور ڈی جی پی انجنی کمار کے ساتھ ویڈیو کانفرنس منعقد کی۔ محکمہ صحت کے سکریٹری سید علی مرتضی رضوی، کمشنر محکمہ صحت و خاندانی بہبود شویتا موہنتی اور کمشنر جی ایچ ایم سی لوکیش کمار بھی اس موقع پر موجود تھے۔ اس پروگرام کا دوسرا مرحلہ 18 جنوری سے شروع ہونے والا ہے۔ وزیر صحت ہریش راؤ کھمم میں اس پروگرام کا افتتاح کریں گے۔ وزیر موصوف نے پہلے ہی عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ بنیادی مراکز صحت میں آنکھوں کے معائنے کے لیے آلات، عینکوں اور ادویات تیار رکھیں۔ آنکھوں کے معائنے کروانے کے خواہشمندوں کو آدھار کارڈ ساتھ رکھنا ہوگا۔ آنکھوں کے معائنے جملہ 533,16 مراکز میں کیے جائیں گے۔

تلنگانہ ریاست نے تمام شعبوں میں جامع اور مربوط ترقی حاصل کی ہے

ریاست کو مزید ترقیوں پر پہنچانے میں تعاون کریں، سوئٹزر لینڈ میں تارکین وطن سے آئی ٹی وزیر کے ٹی آر کا خطاب

حیدرآباد 16 جنوری (یو این آئی) تلنگانہ کے وزیر انفارمیشن ٹکنالوجی کے تارک راماراو نے واضح کیا ہے کہ ریاست تلنگانہ جامع اور مربوط ترقی حاصل کر رہی ہے ۔انہوں نے تارکین وطن سے مسلسل ترقی کے اس عمل میں ریاستی حکومت کے ساتھ مل کر تعاون کرنے کی اپیل کی ۔سوئٹزر لینڈ کے شہر زیورخ میں تارکین وطن سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے ریاستی حکومت کی طرف سے شروع کئے گئے مختلف پروگراموں میں حصہ لینے کی اپیل کی ۔انہوں نے کہا کہ ریاست کو سرمایہ کاری کے مواقع حاصل ہوں گے تو روزگار کے مواقع میں اضافہ ہوگا ۔انہوں نے کہا کہ وہ اپنی اپنی سطح پر ریاستی حکومت کی پالیسیوں کی تشہیر کریں اور ریاست میں سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے مساعی کریں ۔انہوں نے کہا کہ ریاست نے تمام شعبوں میں ترقی حاصل کی ہے، ایک طرف آئی ٹی صنعت کی کافی ترقی ہوئی ہے ۔ دیہی ترقی اور شہری ترقی کے پروگراموں کے ذریعہ بنیادی ڈھانچہ فراہم کیا جائے گا اور بڑے پیمانے پر ترقی دی جائے گی ۔انہوں نے کہا کہ ریاست میں بڑی سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور لاکھوں افراد کو روزگار فراہم کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں ۔انہوں نے کہا کہ تلنگانہ ریاست کو حاصل کرنے کے بعد ہم نے وزیر اعلی کے چندر شیکھر راو کی



قیادت میں کئی ترقیاتی اور فلاحی پروگرام شروع کئے ہیں ۔کالیشورم پروجیکٹ تین سالوں میں مکمل ہوگیا ہے، کسانوں کو 24 گھنٹے مفت بجلی دی جارہی ہے، اور ریاست میں سرسبزی وشادابی میں 7.7 فیصد اضافہ ہوا ہے ۔وزیر نے سوال کیا کہ مودی حکومت نے 8 سال کے اقتدار میں کیا کیا؟ آئی ٹی انڈسٹریز کے چیف سکریٹری جیش رنجن اور تارکین وطن ہندوستانیوں نے اس پروگرام میں شرکت کی ۔ورلڈ اکنامک فورم کی کانفرنس 16 سے 20 جنوری تک سوئٹزر لینڈ میں ہوگی ۔

ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد کی انجمن تہذیب اللسان کا سالانہ سہ روزہ مسابقتی پروگرام

حیدرآباد: 16/جنوری (پریس نوٹ) حافظ محمد عبدالولی عظیم (نائب ناظم ادارہ) کی اطلاع کی بموجب انجمن تہذیب اللسان طلبۂ ادارہ اشرف العلوم کا سالانہ مسابقتی پروگرام بہ تاریخ: 19/ 18/ 17 جنوری 2023ء بروز منگل/ چہارشنبہ/جمعرات، بہ مقام احاطۂ ادارہ ہذا، بہ سرپرستی حضرت مولانا محمد عبدالقوی صاحب مدظلہ (ناظم ادارہ ہذا) نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوگا؛ جس میں انجمن سے منسلک 100 سے زائد طلبۂ کرام" الحاد وارتداد کے اسباب اور ان کا سدباب، موسیقی کی شناعت و قباحت، تصویرکشی: ایک سماجی ناسور، فیاض بن یاسین کی گم راہیاں، نگاہوں کی حفاظت، نئی نسل کی فکری تربیت وغیرہ جیسے مختلف سلگتے ہوئے حساس موضوعات پر عربی/ اردو/ انگریزی/ مراٹھی اور تلگو زبانوں میں اپنے مافی الضمیر کا اظہار کریں گے ۔تقاریر کے علاوہ ایک دلچسپ بیت بازی بھی پیش کی جائے گی ۔مختلف نشستوں میں حکم کی حیثیت سے ریاست و بیرون ریاست کے متعدد علماء کرام تشریف لائیں گے؛ جن میں مولانا انوارالحق قاسمی (امام مسجد بلال آسمان گڑھ)، مولانا عبدالقادر فرید قاسمی (ذمہ دار ادارہ حسیب المدارس گھٹکیسر)، مولانا شہباز نواز قاسمی (نائب ناظم انفع المدارس بھینسہ)، مولانا فیاض احمد قاسمی (استاذ جامعۃ الطیبات کرنول)، مفتی ضمیرالدین قاسمی (استاذ جامعہ دارالعلوم رحمانیہ) مولانا مظفر قاسمی (استاذ دعوہ اسلامک اکیڈمی) مولانا محمد طلحہ خان قاسمی (استاذ انوارالمدارس نظام آباد) وغیرہم کے نام شامل ہیں ۔ پروگرام کی اختتامی و انعامی نشست بروز جمعرات بعد نماز ظہر ناظم ادارہ کی صدارت میں منعقد ہوگی ۔مہمانان خصوصی حضرت مولانا مفتی غیاث الدین رحمانی قاسمی مدظلہ (مہتمم جامعہ دارالعلوم رحمانیہ) اور حضرت مولانا محمد بانعیم مظاہری مدظلہ (نائب ناظم مجلس علمیہ تلنگانہ و آندھرا) کا بصیرت افروز خطاب ہوگا نیز ممتاز طلبۂ کرام کو گراں قدر انعامات سے نوازا جائے گا ۔مولانا سید نذیر احمد یونس قاسمی (ناظم انجمن) اور مفتی عبدالعزیز لجی قاسمی (نائب ناظم انجمن) نے برادران اسلام، سرپرستان طلبہ اور بہی خواہان ادارہ سے کثیر تعداد میں شرکت کی خواہش کی ہے ۔

دارالعلوم رحمانیہ میں سالانہ دوروزہ تقریری مسابقتی اجلاس

حیدرآباد: 16/جنوری (پریس نوٹ) مولانا سعید الظفر قاسمی نگران انجمن تہذیب الکلام کی اطلاع کے مطابق جنوبی ہند کی معروف دینی درس گاہ جامعہ اسلامیہ دارالعلوم رحمانیہ حیدرآباد میں طلبہ عزیز کی محبوب انجمن تہذیب الکلام کے تحت بتاریخ 25، 26 جمادی الاخری 1444ھ مطابق 18، 19 جنوری 2023ء بروز چہارشنبہ و جمعرات دوروزہ سالانہ اختتامی و مسابقتی اجلاس منعقد ہونے جارہا ہے، جو جملہ چار نشستوں پر مشتمل رہے گا، دونوں دن پہلی نشست صبح 8:15 تا ظہر، جبکہ دوسری نشست بعد نماز مغرب منعقد ہوگی ۔جس میں طلبہ کرام عربی، اردو اور دیگر علاقائی زبانوں میں تقریری صلاحیتوں کا مظاہرہ کریں گے، جس میں بہ حیثیت مہمان خصوصی حضرت مولانا محمد بانعیم صاحب مظاہری نائب ناظم مجلس علمیہ، قاری خواجہ ضیاء الدین صاحب نائب ناظم مدرسہ فیض العلوم سعید آباد وغیرہ تشریف لائیں گے، جب کہ شہر و ریاست کے ممتاز علمائے کرام حکم کے فرائض انجام دیں گے ۔مولانا نجم الحسن صاحب نے قارئین سے گزارش کی ہے کہ تشریف لاکر طلبہ کی ہمت افزائی فرمائیں ۔

مدرسہ آمنہ للبنات بودھن میں جلسہ اصلاح معاشرہ برائے خواتین

نظام آباد: 16/جنوری (پریس نوٹ) حافظ محمد افسر مظہری ناظم مدرسہ آمنہ للبنات و مدرسہ عزیز المدارس بی ۔ٹی نگر، بودھن کے بموجب بتاریخ 18 جنوری 2023ء بروز چہارشنبہ صبح 10 سے بجے مدرسہ آمنہ للبنات، بی ٹی ۔نگر، بودھن میں جلسہ اصلاح معاشرہ رکھا گیا ہے ۔جس میں مہمان خصوصی محترمہ عالمہ ذکیہ کوثر صاحبہ صدر معلمہ و شیخ الحدیث مدرسہ ریاض البنات ملک پیٹ حیدرآباد کا خواتین میں خصوصی خطاب ہوگا ۔تمام شہریان بودھن سے اپیل کی جاتی ہیکہ اپنی خواتین کو اس دینی جلسہ میں شریک فرما کر ثواب دارین حاصل کریں ۔منجانب ۔9951707049

تعلیم اسلام کی حیات ہے اس کی بقاء کی فکر کرنا تمام مسلمانوں کی ذمہ داری، نارائن پیٹ میں جلسہ دستار بندی سے شیخ الجامعہ کا خطاب



نارائن پیٹ: 16/جنوری (پریس نوٹ) دارالقرآن مدرسہ البنات شاتاواہانا کالونی نارائن پیٹ کا آٹھواں سالانہ جلسہ دستار بندی رداء پوشی و تقسیم اسناد نارائن پیٹ کے لمرا فنکشن ہال میں منعقد ہوا ۔جلسہ کی سرپرستی سید شاہ غیاث الدین قادری سجادہ نشین بارگاہ تقی بابا نے کی ۔جبکہ نگرانی الحاج محمد نواز موسی صدر مدرسہ دارالعلوم دینیہ جامع مسجد نے کی ۔ اس جلسہ میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے مفکر اسلام الحاج مفتی خلیل احمد شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ حیدرآباد نے شرکت کی ۔مولانا نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے تعلیم کی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالی ۔اور کہا کہ علم دین عبادات سے بھی مقدم ہے جیسا کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کفضلی علی ادناکم ۔علم دین والے عالم ہو کہ عالمہ کی مثال ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم پر ہے مولانا نے خطاب جاری رکھتے ہوئے کہا کہ دنیا عالم میں آج بنظر طائرانہ جائزہ لیا جائے تو نتیجہ ھمارے سامنے یوں آتا ہے ھم مسلمان عصری علوم کو ہر جگہ اھمیت دیتے رہے علم دین علماء و علم دین کے مدارس کا تعاون کرنے والے مدارس چلانے والوں کو معمولی سمجھنے لگے بناء بریں دنیائے عالم کی تصویر ھمارے سامنے ہے جبکہ غیب دان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے العلم حیات الاسلام علم اسلام کی حیات ہے اگر اسلام کو ہرا بھرا دیکھنا چاہتے ہیں یا مدت مدید تک حیات اسلام کے خواہ ہیں تو علم دین کی بہاروں کو عام کریں اپنے نونہال بچے بچیوں کو دین کی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کریں ۔جلسہ میں مہمان خصوصی سے قبل حضرت علامہ مولانا حافظ وقاری شبیر احمد یعقوبی قبلہ نائب شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ نے دوران خطاب فرمایا کی نبی کونین کا حکم ہے جاھل نہ بنو اور ٹال مٹول والے نہ بنو مدارس سے جڑو گے اس سے بچ جاو گے ۔اس موقع پر مقررین نے مدرسہ ھذا کے ذمہ داران کو مبارکباد پیش کی ۔قبل ازیں مولانا مفتی خلیل احمد نے درگاہ حضرت تقی بابا پر حاضری دی اور مدرسہ دارالعلوم دینیہ کا دورہ بھی کیا ۔اس موقع پر شہ نشین پر مفتی شبیر احمد یعقوبی (حیدرآباد) مولانا مشہود احمد نظامی حیدرآباد، مولانا اسماعیل ہاشمی، مولانا سید احمد حسینی اشرفی جلالی جانشین سجادہ بارگاہ قتالیہ کولم پلی' حافظ مدنی یعقوبی، مولانا شفاعت علی نظامی، مولانا فاروق بن مخاشن، امیر الدین ایڈوکیٹ کونسلر، عبدالقادر منڈا سگھر ضلع صدر مجلس، حافظ عبدالقیوم، حافظ محمد غوث خلیفہ، محمد تاج الدین ٹنگلی، ریاض الدین رنگریز و دیگر موجود تھے ۔ بعد ازاں مدرسہ دارالقرآن کے طالبات کی دستار بندی کی گی اور مولانا مفتی خلیل احمد شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ حیدرآباد کے ہاتھوں اسنادات تقسیم کے گے .اس موقعہ پر طالبات مدرسہ و دیگر سامعات کی کثیر تعداد موجود تھی اور اطراف کے تین مدارس کے اساتذہ بھی اس جلسہ میں شریک رہے ۔

کریم نگر میں جلسہ موجودہ حالات واصلاح معاشرہ

کریم نگر: 16/جنوری (محمد عبدالحمید قاسمی) حافظ محمد وسیم الدین معتمد جمعیۃ الحفاظ کریم نگر کی اطلاع کے بموجب جمعیۃ الحفاظ کریم نگر کے زیر اہتمام 5/فروری بروز اتوار بعد نماز عشاء، بمقام آئی ،بی، اے گارڈن کشمیر گڈہ کریم نگر میں ایک عظیم الشان اجلاس عام بعنوان "موجودہ حالات واصلاح معاشرہ" منعقد ہونے والا ہے، اجلاس کی صدارت حافظ احمد منقبت شاہ خان صاحب صدر قاضی و صدر جمعیۃ الحفاظ کریں گے ۔مہمان خصوصی ملک کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا اشہد رشیدی صاحب مہتمم جامعہ قاسمیہ شاہی مراد آباد ہوں گے ۔جب کہ مقامی علماء کرام میں حضرت مفتی محمد اعتماد الحق صاحب قاسمی اور حضرت مفتی محمد یونس القاسمی صاحب کے خطابات ہوں گے ۔عامۃ المسلمین سے گزارش ہے کہ اس اجلاس میں شرکت فرما کر استفادہ کریں ۔

مفتی محمد راشد اعظمی محدث و نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند کا ایک روزہ دورۂ حیدرآباد

حیدرآباد: 16/جنوری (پریس نوٹ) مفتی محمد عرفان



قاسمی (استاذ جامعہ اسلامیہ تجوید القرآن و معتمد تحفظ شریعت ٹرسٹ) کی اطلاع کے بہ موجب حضرت مولانا مفتی محمد راشد صاحب اعظمی مدظلہ (استاذ حدیث و نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند) تجوید القرآن ایجوکیشنل اینڈ چیاریٹیبل ٹرسٹ اور تحفظ شریعت ٹرسٹ کی مشترکہ دعوت پر بہ تاریخ 25/جنوری 2023ء بہ روز چہارشنبہ رات دیر گئے ایک روزہ دعوتی دورے پر حیدرآباد تشریف لا رہے ہیں ۔حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے پروگرام کی تفصیلات حسب ذیل ہیں: 26 جنوری 23ء بہ روز جمعرات صبح نو بجے حضرت مفتی صاحب جامعہ اسلامیہ تجوید القرآن آزاد نگر عنبر پیٹ حیدرآباد کے احاطے میں منعقد جشن جمہوریت سے ملک کے موجودہ حالات اور آئین ہند کے موضوع پر کلیدی خطاب فرمائیں گے ۔بعد نماز عصر دفتر عصر حاضر پر عصر حاضر ای پیپر کی ویب سائٹ کا افتتاح مفتی صاحب کے دست مبارک سے انجام پائے گا، جہاں نمائندگان عصر حاضر کے درمیان مختصر خطاب اور دعا فرمائیں گے ۔نیز اسی دن بعد نماز عشاء مسجد گنج شہیداں جھرہ ٹپہ چبوترہ حیدرآباد میں منعقد ہونے والے تحفظ شریعت ٹرسٹ کے دوسرے عظیم الشان سالانہ اجلاس سے فتنۂ انکار حدیث اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر صدارتی خطاب فرمائیں گے ۔ 27/جنوری 23ء کی صبح سات بجے مفتی صاحب کی روانگی عمل میں آئے گی ۔ان شاءاللہ تعالیٰ مفتی صاحب سے ملاقات کے خواہاں تلامذہ و متعلقین جمعرات کے دن بعد ظہر تا عصر جامعہ اسلامیہ تجوید القرآن آزاد نگر عنبر پیٹ حاضر ہو کر ملاقات فرما سکتے ہیں ۔

جامعہ عربیہ ارشاد العلوم حیدرآباد میں مولانا شاہ جمال الرحمن مفتاحی کا خطاب

حیدرآباد 16 /جنوری (راست) مولانا محمد حبیب الرحمن کی اطلاع کے مطابق اجتماع برائے خواتین 18 /جنوری کو جامعہ عربیہ ارشاد العلوم سلیمان نگر میر محمود پہاڑی میں 2 بجے دن مقرر ہے جس میں مہمان خصوصی کے طور پر حضرت مولانا شاہ جمال الرحمن مفتاحی دامت برکاتہم صدر مجلس تحفظ ختم نبوت تشریف لائیں گے اور حضرت کا خطاب ہوگا ۔اہلیان محلہ سے شرکت کی گزارش ہے ۔رابطہ نمبر ۔9346251766

چینی مانجے سے حافظ ربیعہ شدید زخمی

حیدرآباد: 16/جنوری (عصر حاضر نیوز) ملک پیٹ سہیل



ہوٹل کے روبرو نماز مغرب کے موقع پر چینی مانجے کی زد میں آکر حافظ ربیعہ بن سعید نامی ایک نوجوان حافظ قرآن شدید طور پر زخمی ہو گئے ۔اس حادثہ میں ان کا چہرہ کٹ گیا ۔سنکرانتی تہوار میں پتنگ بازی میں چینی مانجہ کی فروخت اور اس کے استعمال پر عائد امتناع کے باوجود دونوں شہروں کے مختلف مقامات پر چینی مانجہ فروخت کیا گیا اور اس مانجہ کے استعمال سے چند معصوم افراد بھی زخمی ہوگئے ۔ان کی تعداد 5 سے زیادہ بتائی گئی ہے ۔بتایا جاتا ہے کہ پتنگ کٹ جانے کے بعد برقی تاروں یا درختوں کی شاخوں سے لٹکتے مانجہ کی زد میں آنے سے چند افراد زخمی ہوگئے ہیں ۔ان میں ایک حافظ قرآن بھی شامل ہے ۔

برادرانِ وطن اور مذہبی رہنماؤں کے ساتھ وسیع پیمانہ پر ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کیا جائے

چنائی (مدراس) میں آل انڈیا ملی کونسل کا 22واں سالانہ اجلاس، ملک بھر سے اراکین اور ذمہ داران کی شرکت

چنائی (مدراس) 16 جنوری: آج آپ تاریخ کی اس نازک گھڑی میں ملت اسلامیہ ہندیہ کے روشن مستقبل پر غور وخوض کرنے اور کچھ اہم فیصلے لینے کیلئے جمع ہوئے ہیں، اس وقت ملک وملت بہت سے خطرات ومصائب اور بہت تشویشناک حالات سے دو چار ہے لیکن ایسے حالات صدیوں کی مدت کے الٹ پھیر سے پیدا ہوتے رہتے ہیں جن سے ہم جوجھ رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار آل انڈیا ملی کونسل کے بائیسویں عمومی اجلاس کے افتتاحی سیشن میں خطاب کرتے ہوئے کونسل کے قومی صدر مولانا عبداللہ مغیثی نے اپنے خطبہ صدارت میں کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج پوری دنیا مذہب اسلام کے خلاف متحد ہو چکی ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کا ملی تشخص مٹانے کی کوشش ہو رہی ہے، تفرقہ بازی کا ایسا بیج بو دیا گیا ہے جس سے باہمی نفرت اور تعصب کا ماحول پیدا ہوگیا، اقلیتوں میں خوف وہراس اور اپنے حقوق کی پامالی کا احساس بڑھتا جارہا ہے لیکن ہمیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مثبت جدوجہد کرنی چاہیے، خدا تعالی سے رشتہ مضبوط کرنا چاہیئے۔ انھوں نے کہا کہ ملی کونسل قوم وملت کو درپیش مسائل کے حل کیلئے ہمیشہ سرگرم عمل رہتی ہے اور آج بھی ہے۔ اس موقع پر کونسل کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر محمد منظور عالم نے اپنے افتتاحی خطاب میں کہا کہ ہندوستان کے موجودہ حالات میں ملت کی ایک اہم تنظیم ہونے کی حیثیت سے ہم لوگوں کا یہاں جمع ہونا بہت اہمیت رکھتا ہے، آج کے حالات میں جب تمام اقلیتوں اور خاص کر مسلمانوں کو مختلف مسائل میں الجھا کر اصل مسائل سے دور رکھنے کی کوشش کی جارہی ہے ہمارا یہاں جمع ہونا اور اپنے اصل مسائل کے حل کی سعی وکوشش کرنا بلاشبہ عزم وحوصلے کا کام ہے اور حکمت ودانائی کا بھی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں چار نکات کی طرف توجہ دلائی جس کی تائید حاضرین اور کونسل کے اراکین نے بھی کی۔ ڈاکٹر منظور عالم نے کہا کہ برادران وطن سے معاشرہ کی ہر سطح پر ملاقات کا سلسلہ شروع کیا جائے، خاص طور پر چاروں شنکر آچاریہ اور دوسرے بڑے ہندو مذہبی رہنماؤں سے ملاقات ہو۔ یہ ملاقاتیں بند کمرے میں نہ ہوں بلکہ کھلے عام ہوں اور اس اعلان کے ساتھ ہوں کہ ہم ملک میں امن وامان کی فضاء بحال کرنے کیلئے یہ کررہے ہیں۔ دوسرا اہم کام یہ کیا جائے کہ ملک کے دستور اور آئین پر بھروسہ کرتے ہوئے مضبوطی کے ساتھ اپنے مسائل کے حل کیلئے عدلیہ کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے اور قانونی لڑائی کو منظم ومضبوط کیا جائے۔ تیسرا کام یہ کیا جائے کہ ملک کا جو طبقہ بھی امن وانصاف کیلئے کوشش کرے ہم ان کا ساتھ دیں۔ برادران وطن کو ہم یہ محسوس نہ ہونے دیں کہ ہم اپنے کاموں کیلئے ان سے رابطہ رکھتے ہیں اور کام ختم ہوجانے کے بعد ان سے رابطہ نہیں رکھتے ہیں۔ چوتھا اہم کام یہ ہے کہ اتحاد بین المسلمین کی فضاء ہموار کی جائے، فرقہ، مسلک، مشرب، جماعت اور تنظیم کی سطحوں سے اوپر اٹھ کر آگے بڑھنے کی کوشش کی جائے۔ تمل ناڈو کے معروف سیاسی رہنما اور رکن اسمبلی ڈاکٹر جواہر اللہ نے اپنے خصوصی خطاب میں کہا کہ ہندوستان کو فاشزم کی طرف لے جانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ نارتھ انڈیا میں ہندو اور مسلمان کے درمیان خلیج قائم کر دیا گیا ہے جو نہیں ہونا چاہیے اور اتحاد قائم کرنے کیلئے کوششیں جاری رہنی چاہیئں۔ انہوں نے کہا کہ عہد رسالت میں یہودیوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی مکمل اجازت تھی، عیسائیوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی مکمل اجازت دی گئی، کبھی ان کو نہیں روکا گیا لیکن آج ہندوستان ایک سیکولر اور جمہوری ملک ہے اس کے باوجود یہاں ہم مسلم پرسنل لا کے تحفظ کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ کونسل کے نائب قومی صدر مولانا عبدالحلیم باقوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ملی کونسل کے قیام کا مقصد انسانیت اور مذہب کی بنیاد پر تمام ہم وطن کو متحد کرنا اور ملک وملت کو درپیش خطرات سے بچانا تھا۔ ملی کونسل کی تاریخ روشن وتابناک رہی ہے اور اسی نہج پر کونسل ملت اسلامیہ ہندیہ کی رہنمائی جاری رکھے گی۔ کونسل کے دوسرے نائب قومی صدر مولانا انیس الرحمن قاسمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ حکومت آئے مسلمانوں کو مختلف مسائل میں الجھا رہی ہے۔ ہر سطح پر پریشان کر رہی ہے، پولس انتظامیہ اپنی ذمہ داری نہیں نبھا رہی ہے لیکن ڈرنے اور خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسے حالات کا مقابلہ کرنا ہی اہل ایمان کی علامت ہے۔ سیاسی امور شعبہ کے سکریٹری ڈاکٹر محمد اصغر چلبل نے بھی خطاب کرتے ہوئے کہا کے آنے والے نو ریاستوں میگھالیہ، ناگالینڈ، تریپورا، کرناٹک، چھتیس گڑھ، مدھیہ پردیش، میزورم، راجستھان اور تلنگانہ میں اسمبلی انتخابات کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینے کی ضرورت ہے۔ ایک وفد کی شکل میں تمام سیاسی سیکولر قومی وعلاقائی پارٹیوں کے قائدین سے ملاقات کر کے ہمارے مسائل کو انتخابی منشور میں شامل کرنے اور حکومت بننے پر تمام وعدے پورے کرنے کے لئے دباؤ بنایا جائے۔ یکساں سیول کوڈ اور ہندو راشٹرا ایجنڈوں کو ناکام بنانے کے لئے بھی تمام مذاہب کے سربراہان سے بات چیت کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیئے۔ مذکورہ بالا عمومی اجلاس سے قبل آل انڈیا ملی کونسل کی مجلس عاملہ کا اجلاس 13 جنوری کی شام کو منعقد ہوا جس میں اراکین عاملہ کی اکثریت نے شرکت کی اور ملک وملت کو درپیش اہم مسائل پر متعدد تجاویز منظور کیں۔ چنائی میں منعقد ہونے والے بائیسویں اجلاس عام میں تقریبا بیس ریاستوں سے زیادہ کے اراکین، نمائندے اور ریاستی ذمہ دار شریک تھے۔ جن میں مولانا مصفی رفاعی جیلانی اسسٹنٹ جنرل سکریٹری آل انڈیا ملی کونسل۔ مولانا عبدالعلیم قاسمی بھٹکلی۔ مولانا آس میں محمد گلزار قاسمی، جناب عاصم افروز۔ مفتی سید باقر ارشد بنگلور۔ ڈاکٹر وکیل احمد رضوی، ڈاکٹر محمد اصغر چلبل، مولانا عبد المالک مغیثی، پروفیسر عبدالمومن خان، مفتی نذر توحید مظاہری، مولانا شاہد ناصری الحنفی۔ مولانا فیاض عالم عمری۔ محمد بشیر احمد۔ مولانا نافع عارفی، مولانا نجیب ململی۔ مولانا عمر عابدین قاسمی۔ ایڈوکیٹ جاوید اقبال۔ مولانا محمد عالم قاسمی۔ مولانا رحمت اللہ رشادی۔ مولانا اجمل فاروق ندوی۔ محمد عالم۔ مولانا اشفاق صدیقی اور عطاالرحمن کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔ نظامت کا فریضہ ملی کونسل کے اسسٹنٹ جنرل سکریٹری مولانا سلیمان خان نے انجام دیا۔ اخیر میں استقبالیہ کمیٹی کے سربراہ اور ملی کونسل تمل ناڈو کے صدر ابن سعود نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ واضح رہے کہ آل انڈیا کونسل کی مجلس عمومی کا یہ بائیسواں اجلاس معروف اقتصادی شہر اور صوبہ تمل ناڈو کی راجدھانی چنائی (مدراس) میں منعقد ہوا۔ یہ اجلاس 13 جنوری کی شام سے اجلاس شروع ہوا ہے اور 15 جنوری تک جاری رہا۔



فتووں کا استعمال سیاسی ہتھیار کے طور پر کیا جاتا ہے: عارف محمد خان

نئی دہلی: 16/جنوری (پریس نوٹ) کیرالہ کے گورنر عارف محمد خان نے اتوار کو دہلی میں آر ایس ایس سے منسلک ہفتہ وار "پنچ جنیہ" کے زیر اہتمام منعقدہ ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شہریت ترمیمی متنازع قانون (سی اے اے) پر اب ان کے اور وزیر اعلی پنارائی وجین کی زیر قیادت ریاستی حکومت کے درمیان کوئی تناؤ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملہ میں کیرالہ حکومت کے ساتھ کوئی تنازعہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب میں کیرالہ میں بطور گورنر مقرر ہوا تو وہاں اُسی وقت سی اے اے آگیا۔ یقیناوہ یہ بات ہضم نہیں کر سکے کہ کیرالہ میں ایک آئینی دفتر سی اے اے کی حمایت میں آئے گا، حالانکہ میرا کام حمایت کرنا نہیں بلکہ دفاع کرنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہوں نے آئین کے تحفظ کا حلف اٹھایا ہے اور یہ ان کی آئینی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ کسی ایسی چیز کا دفاع کریں جس پر صدر نے اپنی منظوری دے دی ہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ میرا حلف ہے کہ آئین کے تحفظ اور قانون کی حفاظت کروں، لہٰذا اگر غلط بنیادوں پر اور غلط معلومات پھیلا کر اس پر کوئی حملہ کرتا ہے، جس کی صدر نے منظوری دی ہے، تو اس کا دفاع کرنا میرا آئینی فرض ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ کیرالہ میں صرف آئینی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیرالہ میں، میں ایک آئینی ذمہ داری ادا کر رہا ہوں، میں اپنا فرض ادا کر رہا ہوں اور سی اے اے معاملہ میں وزیر اعلی اور ان کے درمیان کوئی تنازعہ نہیں ہے۔ خان نے مزید کہا کہ اس دوران انہوں نے وزیر اعلی وجین سے ملاقات کی اور انہیں بتایا کہ وہ صرف اپنا آئینی فرض ادا کر رہے ہیں اور اگر کیرالہ کے وزیر اعلیٰ عوام میں ان پر تنقید کریں گے تو انہیں برا نہیں لگے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے وزیر اعلیٰ سے واضح طور پر کہا ہے کہ میں منظم مذہب پر یقین نہیں رکھتا بلکہ روحانی مذہب پر یقین رکھتا ہوں۔ میں نے ان سے کہا کہ میرا احتساب آئین اور صدر کے سامنے ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ سر عام مجھ پر تنقید کر سکتے ہیں، مجھے برا نہیں لگے گا۔ یہاں میں صرف اپنا فرض ادا کروں گا۔



حضرت صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر قرآن کا منکر ہے: مولانا عبداللہ قاسمی

جمعیۃ علماء شہر ومجلس تحفظ ختم نبوت کانپور کے زیر اہتمام شہر کے مختلف علاقوں میں یوم صدیق اکبرؓ منایا گیا

کانپور: 16/جنوری (پریس نوٹ) جماعت صحابہؓ کے سرخیل، خسر پیغمبرؐ، وصی رسولؐ، خلیفہ بلافصل، مومن اول، خلیفہ اول، امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یومِ وفات 22 جمادی الثانی 13 ھجری کی مناسبت سے حسب سابق آج جمعیۃ علماء شہر ومجلس تحفظ ختم نبوت کانپور کی جانب سے شہری صدر ڈاکٹر حلیم اللہ خاں کی سرپرستی و ریاستی نائب صدر مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی کی نگرانی میں جاجموٴ، اجیت گنج، میر پور، رجبی روڈ سمیت شہر کے مختلف علاقوں میں یومِ صدیق اکبرؓ منایا گیا۔ یوم صدیق اکبرؓ کے موقع پر جامعہ محمودیہ اشرف العلوم جامع مسجد اشرف آباد میں منعقد صدیق اکبرؓ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء شہر کانپور کے نائب صدر مولانا محمد اکرم جامعی نے کرتے ہوئے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی پوری زندگی ایمان وعمل کی ایک روشن اور تابناک زندگی ہے اور ہر لمحہ حیات قیامت تک آنے والے انسانوں کیلئے پیغام وسبق ہے۔ تمام صحابہ کرامؓ نے دین کی اشاعت کا کام کیا، تنہا صدیق اکبرؓ نے دین کی حفاظت کا کام کیا۔ سیدنا صدیق اکبرؓ کا یوم وفات 22 جمادی الآخر ہے۔ مولانا نے مسیلمہ کذاب اور دیگر مدعیان نبوت و مانعین زکوٰۃ سے نمٹنے کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ جہاں سب سے پہلے دین کی دعوت قبول کر کے ایمان لائے وہیں سب سے پہلے انہوں نے دین کی حفاظت کیلئے بیڑا بھی اٹھایا۔ مولانا نے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے خدا کی رضا اور نبی کی مرضی کیلئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا اور رفاقت نبیؐ کا سب سے زیادہ حق ادا کیا۔ منشائے نبیؐ کو پوری امت میں سب سے پہلے سمجھنے والے اور خدا کی سرزمین پر انبیائے کرام کے بعد قیامت تک سب سے اونچا مقام ومرتبہ رکھنے والے حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی تو ہیں، وہ رفیق غار بھی ہیں اور غمگسار نبی بھی اور سفر وحضر کے ساتھی بھی۔ میدان دعوت سے لے کر میدان جنگ ہر موقع پر نبی کی محبت میں جان وتن لٹانے والے اور حب رسولؐ سے سرشار زندگی بسر کرنے والے ابوبکر صدیقؓ کی حیات مبارکہ کے بے شمار پہلو انسانوں کیلئے سبق آموز اور عبرت خیز ہیں۔ حق ایجوکیشن اینڈ ریسرچ فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام جمعیۃ بلڈنگ رجبی روڈ کانپور میں منعقدہ جلسہ سے خطاب فرماتے ہوئے جمعیۃ علماء اتر پردیش کے ریاستی نائب صدر مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی نے کہا کہ خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ اور تمام صحابہ کرامؓ کی ذات اور شناخت دونوں ہی حیثیتوں سے ہمارے لئے انتہائی حساس ہے۔ ہماری مذہبی شناخت، دینی ادارے، مساجد، قرآن، مدارس، مکاتب، خانقاہ، دعوت وتبلیغ، جلسے، جلوس یعنی شریعت دین، اسلام کے نام پر جو کچھ ہے ان ساری چیزوں کی بقا حضرات صحابہؓ پر ہی منحصر ہے۔ ان صحابہ کرامؓ کی جماعت میں سب سے پہلے صحابی حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں۔ انہوں نے کہا ہم دنیا کے کسی بھی شعبہ سے تعلق رکھنے والوں ہوں، اس بات کو ہمیشہ اپنے دل و دماغ میں رکھنا ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ حضرات صحابہ کرامؓ کی مرہون منت ہے۔

تلنگانہ کے ضلع میدک میں گاؤں کی سالگرہ منائی گئی

حیدرآباد 16 جنوری (اسٹاف رپورٹر) عام طور پر انسان کی سالگرہ منائی جاتی ہے یا بعض صورتوں میں بعض افراد، جانوروں اور گاڑیوں کی سالگرہ بھی مناتے ہیں لیکن تلنگانہ کے ضلع میدک کے ایک گاؤں کی سالگرہ منائی گئی۔ تفصیلات کے مطابق میدک ضلع کے پاپنا پیٹ منڈل کے لکشمی نگر میں گاؤں کی سالگرہ ہر سال سنکرانتی کے موقع پر منائی جاتی ہے۔ 75 سال قبل آندھرا کے بعض لوگ اس علاقہ میں آباد ہوئے جنہوں نے اس گاؤں کا نام لکشمی نگر رکھا۔ 1200 افراد کی آبادی والے اس گاؤں میں 1995 میں پنچایت بنی۔ اس سال گاؤں کے قیام کے 75 برس مکمل ہو گئے جس کے بعد اس کی 75 ویں سالگرہ مقامی افراد کی جانب سے بڑے پیمانہ پر منائی گئی۔ اس موقع پر خواتین کے لئے رنگولی کے مقابلے، بچوں کے لیے کبڈی، کھوکھو کے مقابلے منعقد کئے گئے اور تمام میں تحائف تقسیم کیے گئے۔

آندھرا پردیش کے تروملا میں ریچھ کی موجودگی سے سنسنی

حیدرآباد 16 جنوری (عصر حاضر) آندھرا پردیش کے تروملا میں ریچھ کی موجودگی سے سنسنی پھیل گئی۔ مندر کے احاطہ میں یہ جنگلی جانور نظر آیا جس کے ساتھ ہی مقامی عوام اپنی جان بچانے کیلئے دوڑ پڑے۔ جنگل متصل ہونے کے نتیجہ میں اکثر یہاں جنگلی جانور آتے ہیں۔ ذرائع کے مطابق تروملا کے ایسٹ بالاجی نگر کے قریب یہ واقعہ پیش آیا۔ بعض مقامی افراد نے اس ریچھ کو گھومتا ہوا دیکھا جس کے ساتھ ہی انہوں نے چیخ وپکار شروع کر دی جبکہ بعض دیگر افراد نے اپنے سل فون کیمروں میں اس کی تصاویر اور ویڈیوز کو قید کرلیا جو دیکھتے ہی دیکھتے سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمس پر تیزی کے ساتھ وائرل ہوگئیں۔ مقامی افراد نے محکمہ جنگلات کے عہدیداروں کو اس خصوص میں چوکس کیا۔

تروپتی میں کار، لاری سے متصادم۔ دو ہلاک

حیدرآباد 16 جنوری (عصر حاضر) آندھرا پردیش کے تروپتی ضلع میں پیش آئے سڑک حادثہ میں دو افراد ہلاک اور بعض دیگر زخمی ہو گئے۔ یہ حادثہ ضلع کے علاقہ مندامور کے قریب اُس وقت پیش آیا جب حیدرآباد سے درشن کے لئے تروملا جانے کے دوران کار چلانے والے نے اس کا توازن کھو دیا اور یہ کار ٹھہری ہوئی لاری سے ٹکرا گئی۔ حادثہ اتنا شدید تھا کہ دو افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے جبکہ بعض دیگر زخمی ہو گئے جن کو علاج کے لئے رویا اسپتال منتقل کر دیا گیا۔ مہلوکین کی شناخت 47 سالہ ناگیش اور 25 سالہ شراون کمار کے طور پر کی گئی ہے جبکہ زخمیوں میں اپرنا، سواتی، سنجنا، لکشمی نارائنا اور رادھیکا شامل ہیں جن کو علاج کے لئے اسپتال منتقل کر دیا گیا۔

سڑک حادثہ کے بعد تین افراد کار میں پھنس گئے

حیدرآباد 16 جنوری (ذرائع) تلنگانہ کے ضلع محبوب نگر میں پیش آئے سڑک حادثہ کے بعد تین افراد کار میں پھنس گئے۔ یہ حادثہ ضلع کی دیوی پلی شاہراہ پر اُس وقت پیش آیا جب تیز رفتار کار کے ڈرائیور نے اس کا توازن کھو دیا اور یہ کار الٹ گئی۔ اس حادثہ میں کار کو شدید نقصان پہنچا اور کار میں سوار تین افراد اس میں بُری طرح پھنس گئے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس وہاں پہنچی۔ پولیس اور مقامی افراد نے کار میں پھنسے ہوئے افراد کو نکالنے اور راحت کام شروع کر دیئے۔ یہ افراد کار میں حیدرآباد سے کرنول جا رہے تھے کہ یہ حادثہ پیش آیا۔

پولیس اسٹیشن میں آگ لگ گئی

حیدرآباد 16 جنوری (ذرائع) آندھرا پردیش کے وشاکھاپٹنم میں کنچرلہ پالم پولیس اسٹیشن کے پچھلے علاقہ میں آگ لگ گئی۔ اس واقعہ میں مختلف معاملات کے سلسلہ میں ضبط کی گئی گاڑیاں جل کر خاکستر ہوگئیں۔ پولیس نے بتایا کہ یہ تمام گاڑیاں 2015 سے پہلے ضبط کی گئی تھیں۔ سمجھا جاتا ہے کہ اتفاقی طور پر آگ لگنے سے یہ واقعہ پیش آیا۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

عصر حاضر ای پیپر
ASR-E-HAZIR
افکار عالم
17 جنوری 2023ء بروز منگل

مسجد حرام کے راستے کی دیواریں عربی خطاطی سے مزین



مکہ مکرمہ:16 جنوری (ذرائع) مکہ مکرمہ کی سڑکوں پر روشن رنگوں میں عربی خطاطی سے مزین دیواروں نے شاندار جمالیاتی ذوق پیدا کر دیا ہے۔عربی خطاطی کے فن کی مختلف شکلوں اور نمونوں کے ساتھ ان دیواروں نے زائرین کی زبردست توجہ حاصل کرلی ہے۔ہولی کیپیٹل سیکریٹریٹ نے مکہ مکرمہ میں محبس الجن میں کنگ عبدالعزیز سٹریٹ پر دنیا کی سب سے طویل خطاطی والی دیوار بناڈالی ہے۔رنگ وحروف سے تخلیق کردہ فن سے آراستہ یہ دیوار مقدس ترین مقام مسجد حرام کی طرف جاتی ہے۔کنگ عبدالعزیز سٹریٹ وہ خوبصورت نظارہ پیش کررہی ہے جولوگوں کے ورثہ،نظریات،تاریخ اور ثقافتی پیغام کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔دیواروں پر ایک جمالیاتی پیغام ہے جو اچھے ذوق والی نظروں کو اپنی طرف مائل کر لیتا ہے۔یہ دیواریں دستاویزی کاموں میں سے ایک کام کی نمائندگی کرتی ہیں جوخوشبو دار ماضی اور اصلیت سے متعلق ہیں۔ یہ ماضی کے تمام معانی کی حالت میں بات کر رہی ہیں۔ یاد رہے دیوار آرٹ کو انسانی فن کی قدیم ترین شکلوں میں سے ایک کے طور پر جانا جاتا تھا۔اس کی نشاندہی دنیا بھر کی قدیم ترین انسانی بستیوں میں غار کی پینٹنگز سے ہوتی ہے۔قبل از تاریخ دور میں بھی دیواروں پر فن کا اظہار کیا جاتا تھا۔قدیم انسانوں کی جانب سے دیواروں پر خاکہ کو مجسم کیا گیا تھا۔تاریخ میں دیواروں پر ڈیزائن ہی اولین انسانی فنون میں سے ایک قرار دیا جاتا ہے۔یاد رہے مکہ مکرمہ کی میونسپلٹی مجسمہ سازی اور جمالیاتی نمونوں کی سرگرمی کے اندر دیواروں پر خاکے بنانے اور عربی حروف بنانے کے مقابلے کا انعقاد کرتی ہے۔عربی خطاطی عرب اور اسلامی تہذیب کے اہم ترین مظاہر میں سے ایک ہے۔عربی خطاطی کی بڑی وابستگی قرآن کریم سے بھی ہے۔عربی خطاطی سب سے اہم تحریری اور بصری فنون میں سے ایک ہے۔

اسرائیل کا عدالتی بحران،صدر ہرتصوغ کو قوم میں دراڑ پر تشویش لاحق

تل ابیب:16 جنوری (ایجنسیز) اسرائیلی صدر اسحاق ہرتصوغ حکومت اور عدلیہ کے درمیان پیدا ہونے والے بحران کو روکنے کے لیے سرگرم ہو گئے ہیں۔ اسرائیلی صدر کے مطابق ”ملک میں عدلیہ پر قدغنیں لگانے کا متنازعہ منصوبہ بحران پیدا کر رہا ہے۔ جس پر مجھے بھی تشویش ہے۔“ان کے بقول ”اس صورت حال سے اسرائیل سے باہر پوری دنیا میں موجود یہودیوں کو بھی پریشانی لاحق ہوگئی ہے۔ کیونکہ ہم اختلاف کا شکار ہو چکے ہیں۔ یہ بہت تشویشناک بات ہے۔اس لیے میں فریقین



سے رابطے میں ہوں اور کوشش کر رہا ہوں کہ بحران ٹلے تا کہ قوم ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو۔“ اسرائیل کا یہ اندرونی بحران نئی انتہائی دائیں بازو کی حکومت کے برسر اقتدار آتے ہی شروع ہونے والی حکومتی وعدالتی محاذ آرائی سے پیدا ہوا ہے۔حکومت نے آتے ہی اندرونی طور پر سب سے پہلے عدلیہ کو قابو کرنے کی کوشش کی ہے۔جبکہ اس منصوبے کے ناقدین کا کہنا ہے کہ یہ عدلیہ ہی ہے جو بین الاقوامی عدالت انصاف اور اس طرح کے دیگر فورمز سے اسرائیل کو بہت سارے الزامات سے بچانے کا ذریعہ بنتی ہے۔ناقدین کا یہ بھی کہنا ہے نیتن یاہو اور ان کے اتحادیوں کی حکومت کے اقدامات سے عدلیہ کی ملک کے اندر اور باہر ساکھ مجروح ہوگی،عدالتی آزادی متاثر ہوگی اور انسانی حقوق کا معاملہ پست تر ہو جائے گا۔جبکہ کرپشن بے لگام ہو جائے گی۔حکومت کے عہدے دار اور حامی الزام لگاتے ہیں کہ عدلیہ سیاست میں گھس رہی ہے اور بائیں بازو کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے لیے اپنے اختیارات سے تجاوز کرتی ہے۔عدالتی اختیارات کے حامیوں نے اس سلسلے میں اب تک ملک کے بڑے شہروں سمیت تل ابیب میں بڑے احتجاجی مظاہرے شروع کر دیے ہیں۔ہفتہ اور اتوار کی رات اب تک کا سب سے بڑا احتجاج ہوا۔جس سے صدر اسحاق ہرتصوغ کو بحران کی شدت کا اندازہ ہونے لگا ہے۔صدر کا کہنا ہے کہ ان کی کوششوں کا فوکس اس بات پر ہے کہ'اس تاریخی بحران کو روکا جائے اور قوم میں دراڑ نہ پیدا ہونے دی جائے۔دوسری جانب وزیر اعظم نیتن یاہو جو چھٹی بار وزیر اعظم بنے ہیں ان کا موقف یہ ہے کہ ان عدالتی اصلاحات کی کوشش پہلے والی حکومتوں نے چاہی تھی۔لیکن اس وقت ان کی جمہوریت کو کوئی خطرہ کیوں نہیں ہوا تھا۔

اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کے دفتر کو ’خطرناک‘ مواد پر مشتمل پارسل موصول



تل ابیب:16 جنوری (ذرائع) اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے دفتر کو خطرناک مواد پر مشتمل ایک مشکوک پیکٹ ملا ہے۔’رشیا ٹوڈے‘ کے مطابق وزیر اعظم کے دفتر سے اتوار کے روز جاری ہونے والے ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ ”معمول کی ڈاک میں ایک مشکوک لفافہ موصول ہوا۔دفتر میں سکیورٹی حکام کے ذریعے اس معاملے کی تحقیقات کی جا رہی ہیں“۔دریں اثنا اسرائیلی میڈیا نے بتایا کہ پولیس کو لفافہ ارسال کرنے والے شخص کو پوچھ تاچھ کے لیے بلایا گیا۔ پولیس فورس، فائر فائٹرز اور پیرامیڈیکس نیتن یاہو کے دفتر میں پہنچے اور لفافے کو تحقیقات کے لیے اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔عبرانی اخبار یدیعوت احرونوت کے آن لائن ایڈیشن وائی نیٹ کے مطابق لفافے پر تیل کے نشانات اور داغ پائے گئے،جس سے شبہ پیدا ہوا کہ اس میں کوئی ”خطرناک مادہ“ موجود ہے۔ویب گاہ کے مطابق لفافے کا بعد میں دھماکہ خیز مواد کے ماہر سے معائنہ کیا گیا تاہم کوئی نتیجہ نہیں ملا۔اسرائیلی پبلک براڈکاسٹر“ کے اے این 11” نے بتایا کہ پولیس نے اضافی جانچ کے لیے لفافے کو قبضے میں لے لیا ہے۔

’دنیا کے سرد ترین‘روسی شہر کا درجہ حرارت منفی 50 ڈگری تک گر گیا

روس کے اکثر علاقوں کو سردی کی شدید لہر نے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے جبکہ رواں ہفتے میں یاقوتسک شہر کا درجہ حرارت منفی 50 ڈگری سیلسیئس تک نیچے گر گیا ہے۔این ڈی ٹی وی کے مطابق روس کے مشرق بعید میں ماسکو سے پانچ ہزار کلومیٹر فاصلے پر واقع کان کنی کے لیے مشہور شہر یاقوتسک کا شمار دنیا کے سرد ترین شہروں میں ہوتا ہے۔ یہاں کا درجہ حرارت اکثر منفی 40 ڈگری سے نیچے ہی رہتا ہے۔یاقوتسک کی ایک شہری اناستاسیا گروزدیوا دوسکارف، دستانوں کے دو جوڑے پہنے ہوئے تھیں۔

شامی مہاجرین کو تعلیم دینے کی وجہ سے لبنان کے سکولوں میں ہڑتال

شمال مشرقی لبنان کے ہرمل انٹرمیڈیٹ پبلک سکول کی ایک خاتون ٹیچر ماجدہ نے سرکاری سکولوں کی تعلیم میں واپس آنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ پہلے وزارت تعلیم ان سے تنخواہوں میں بہتری لانے کے اپنے وعدے پورے کرے۔تنخواہ کی قدر ڈالر کے مقابلے لیرا کی قدر کے گرنے سے کم ہوگئی ہے۔عطیہ دہندگان کو ان کے تئیں اپنے فرائض کی پابندی کرنا چاہیے کیونکہ وہ غیر لبنانی طلبہ کو تعلیم دیتے ہیں۔ماجدہ کے اس سکول کے ساتھیوں کا ایک ویڈیو کلپ گردش کیا گیا تھا جس میں شامی شہریت کے پناہ گزین طلباء کو اساتذہ کی ہڑتال کی وجہ سے سکول میں داخل ہونے سے روک دیا گیا تھا۔سرکاری سکولوں میں اساتذہ کے حالات زندگی بہتر ہونے تک عام اور جامع ہڑتال کا اعلان کیا گیا۔وزیر تعلیم نے اساتذہ کے قدم کا جواب دیتے ہوئے غیر لبنانیوں کے لیے دوپہر کی تعلیم ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔وزارت کے ڈائریکٹر جنرل نے کہا ہے کہ ہمارے بچوں کے لیے نہ سیکھنا اور دوسروں کے بچوں کے لیے سیکھنے کی صورتحال مناسب نہیں ہے۔اس لیے ہم اس مسئلے کے حل تک غیر لبنانیوں کے لیے دوپہر کے سکولوں میں اسباق بند کرنے کا اعلان کیا ہے۔ماجدہ نے العربیہ ڈاٹ نیٹ کو بتایا کہ جب تک ہمارے بچے سکول نہیں جاتے شامی طلبہ کے لیے کوئی تعلیم نہیں ہے۔ یہ ایک فیصلہ ہے جو ہم نے کیا ہے اور ہم اپنی تنخواہوں میں بہتری لانے اور تنخواہ وصولی سے پہلے اس سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔کیونکہ اب ہمارے پاس اتنی قابلیت نہیں ہے کہ ہم اپنی کاروں کو سکول جانے کے لیے ایندھن سے بھر سکیں۔انہوں نے مزید کہا میں دوپہر کی شفٹ کے دوران سکول کیسے جا سکتی ہوں اور شامی پناہ گزینوں کو سبق کیسے دیتی ہوں جب میرے بچے ہڑتال کی وجہ سے گھر پر ہی رہ رہے ہیں؟ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ خاتون ٹیچر ماجدہ نے اقوام متحدہ اور عطیہ دہندگان کو نصیحت کی اور کہا چونکہ وہ لبنانیوں کے خرچے پر شامی طلباء کی تعلیم کے لیے فنڈ فراہم کرتے ہیں۔ٹیچر ماجدہ نے مزید کہا کہ وہ لبنانی طلباء کے ساتھ شامی پناہ گزینوں کے ساتھ مساوی سلوک کیوں نہیں کرتے؟ وہ ہمیں غیر لبنانی طلباء کو تعلیم دینے کا ہمارا حق کیوں ادا نہیں کرتے؟ ہم اسے مزید برداشت نہیں کر سکتے۔ہمارے حالات زندگی بدتر ہوتے جا رہے ہیں،اور ہمارے پاس ہڑتال کا سہارا لینے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ہڑتال کا مقصد یہ بھی ہے کہ ہماری آواز وزارت تعلیم اور عطیہ دہندگان تک متعلقہ افراد تک پہنچ سکے۔لبنان کے مختلف علاقوں میں ماجدہ اور اس کے ساتھی پروفیسرز کے فیصلے نے ایک شامی پناہ گزین علاء کے بارے میں منفی عکاسی کی جو 2011 میں اپنے ملک کی جنگ سے فرار ہو کر شمالی بیکا کے ایک گاؤں میں آباد ہوئی تھی۔علاء نے العربیہ ڈاٹ نیٹ کو بتایا کہ وہ اپنے بیٹے کو ہر روز سرکاری سکول بھیجتا آ رہا ہے اگرچہ دوپہر کی شفٹ عام طور پر کسی بھی طالب علم کے لیے موزوں نہیں ہے لیکن ہمیں اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ان کا مزید کہنا تھا ہجوم کی وجہ سے سکول انتظامیہ کے ساتھ کئی کوششوں کے بعد میں اپنے بیٹے کو سکول لانے پر بہت خوش تھا لیکن ہماری خوشی پوری نہیں ہو سکی لگتا ہے کہ اساتذہ کی ہڑتال غیر معینہ مدت تک جاری رہے گی۔علاء کو امید ہے کہ اساتذہ کے مطالبات پورے ہونے کے بعد ہڑتال ختم ہو جائے گی کیونکہ اس کا بیٹا سکول واپس جانا چاہتا ہے۔اسی تناظر میں لبنان میں وزارت تعلیم کے ذرائع نے العربیہ ڈاٹ نیٹ کو تصدیق کی ہے کہ ہم بین الاقوامی عطیہ دہندگان کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں تا کہ ایسا حل تلاش کیا جا سکے جو لبنانی طلبا اور شامی مہاجرین کے درمیان برابر ہو اور اساتذہ کے ساتھ منصفانہ سلوک پر مبنی ہو۔انہوں نے وضاحت کی کہ شامی پناہ گزینوں کی تعلیم کو روکنے کے فیصلے کا مقصد ان کے تعلیم کے حق سے دستبردار ہونا نہیں تھا۔لیکن ہم نے اسے اس ردعمل کے پیش نظر لیا کہ اساتذہ کی ہڑتال جاری رہی تو لبنانی طلبہ کے اہل خانہ پناہ گزینوں کے متعلق اس ہڑتال کا سہارا لے سکتے ہیں اس طرح ان کے بچے تعلیم سے محروم ہو جاتے اور شامی طلبا اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہوتے۔لبنان میں وزارت تعلیم کے ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ لبنان کے سرکاری سکول 1.7 لاکھ سے زیادہ شامی پناہ گزینوں کی میزبانی کرتے ہیں۔شام کی شفٹ میں تقریباً 350 سرکاری سکولوں میں رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔لبنانی طلباء کی تعداد 2.35 لاکھ ہے۔ہیومن رائٹس واچ نے گزشتہ برس ایک رپورٹ میں واضح کیا تھا کہ بین الاقوامی عطیہ دہندگان لبنان کو سکول میں داخل ہر شامی مہاجر بچے کے لیے ایک مقررہ رقم ادا کرتے ہیں۔لبنان کی وزارت تعلیم کی طرف سے غیر لبنانیوں کے لیے دوپہر کے سکولوں میں اسباق کو بند کرنے کے اعلان پر مقامی اور غیر ملکی رائے ملی جلی ہے۔شام کی انقلابی اور اپوزیشن فورسز کے قومی اتحاد نے لبنانی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ سرکاری سکولوں میں پناہ گزینوں کی تعلیم کو روکنے کے اپنے فیصلے کو واپس لے۔ایک بیان میں اتحاد نے لبنان میں شامی طلباء سے متعلق اپنائے گئے طرز عمل کی مذمت کی۔بیان میں کہا گیا کہ شامی طلبہ تعلیم حاصل کرنے کے بنیادی حق سے محروم ہو گئے ہیں۔بین الاقوامی قوانین اور معاہدوں میں موجود مہاجرین کے حقوق میں بھی تعلیم کا حق موجود ہے۔

امارات:سونے کی قیمت میں ریکارڈ اضافہ

امارات میں سونے کی قیمت میں ریکارڈ اضافہ، پرانے زیورات کی فروخت بڑھ گئی متحدہ عرب امارات کی گولڈ مارکیٹ میں سونے کے نرخوں میں اضافے نے گزشتہ 7 ماہ کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ الامارات الیوم کے مطابق گزشتہ چار ہفتوں کے دوران ایک گرام سونے کی قیمت میں 17 درھم کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔جیولری شورومز کے مالکان کا کہنا ہے کہ’سونے کے نرخوں میں مسلسل چار ہفتوں سے اضافہ ہو رہا ہے۔گزشتہ ہفتے کے آخر میں مختلف قیراط ایک گرام سونے کی قیمت میں پانچ سے پونے چھ درہم کا اضافہ ہوا ہے‘۔مجموعی طور پر گزشتہ چار ہفتوں کے دوران دبئی اور شارجہ میں سونے کے نرخ فی گرام 17 درہم تک بڑھ چکے ہیں۔شورومز کے مالکان کا کہنا ہے کہ’گاہک پرانے زیورات فروخت کر رہے ہیں تاہم نئے ڈیزائن کے زیورات کی طلب کم ہے۔آئندہ ایام کے دوران طلب میں اضافہ ہوگا‘۔الفنان زیورات شوروم کے مینجر کا کہنا ہے کہ’سونے کے نرخوں میں جتنا اضافہ ہوا وہ سات ماہ کے عرصے میں ایک ریکارڈ ہے‘۔ دھکان شوروم کے مینجر نے کہا کہ’سونے کے نرخوں میں اضافے سے زیورات کی طلب میں کمی آئی ہے تاہم پرانے زیورات فروخت کرنے کا سلسلہ بڑھا ہے‘۔

تہران میں قید ایرانی نژاد امریکی شہری کی بھوک ہڑتال،صدر بائیڈن سے اپیل

سات سال سے زائد عرصے سے جاسوسی کے الزام میں تہران میں قید ایرانی نژاد امریکی شہری نے صدر جو بائیڈن سے اپیل کی ہے کہ اُنہیں واپس اپنے ملک لایا جائے۔عرب نیوز کے مطابق 51 سالہ سیامک نمازی نے صدر جو بائیڈن کو خط میں لکھا ہے کہ وہ سات روزہ بھوک ہڑتال شروع کر رہے ہیں انہوں نے لکھا ہے کہ’جب اوباما انتظامیہ نے مجھے غیر ارادی طور پر خطرے میں چھوڑا اور 16 جنوری 2016 کو ایران کے یرغمال بنائے گئے دیگر امریکی شہریوں کو رہا کیا گیا تو امریکی حکومت نے میرے خاندان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہفتوں کے اندر مجھے بحفاظت گھر پہنچا دیں گے۔سیامک نمازی نے مزید کہا کہ’سات سال اور دو صدور کے ادوار کے بعد بھی میں تہران کی بدنام زمانہ ایوین جیل میں قید ہوں‘۔انہوں نے امریکی صدر جو بائیڈن سے کہا کہ وہ اگلے ہفتے ایران میں’ایک منٹ زیر حراست امریکی شہریوں کے مصائب کے بارے میں سوچتے ہوئے گزاریں‘۔اِن یرغمال شہریوں میں 67 سالہ ماہر ماحولیات مراد طہباز جو برطانوی شہریت بھی رکھتے ہیں اور 58 سالہ تاجر عماد شرگی شامل ہیں۔سیامک نمازی نے کہا کہ وہ سات دنوں تک بھوک ہڑتال پر رہیں گے۔’میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ اگلے سات دنوں کے لیے آپ کے دنوں کا ایک منٹ ایران میں امریکی یرغمالیوں کی مصیبتوں کے بارے میں سوچنے کے لیے وقف ہو۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

سائنسی تحقیق (طریقے اور وسائل)

ڈاکٹر محمد رفعت

سائنس کی اصطلاح محدود معنوں میں بھی استعمال ہوتی ہے اور وسیع معنوں میں بھی۔ وسیع معنیٰ لیے جائیں تو سائنس کے موضوع میں اشیاءِ کائنات، ذی حیات مخلوقات اور انسانی سماج، سب شامل ہیں۔ البتہ محدود معنیٰ کے لحاظ سے سائنس کے دائرۂ بحث وجستجو میں اشیاءِ کائنات شامل ہیں اور جانداروں کی زندگی کے وہ پہلو جو طبیعی (Physical) نوعیت رکھتے ہیں۔ بالفاظ دیگر سائنس کے محدود مفہوم میں انسانی شخصیت اور انسانی سماج سے متعلق مباحث کو شامل نہیں کیا جاتا۔ سائنس کے محدود معنیٰ کے لحاظ سے علوم کے یہ شعبے، سائنس سے متعلق سمجھے جاتے ہیں: طبیعیات (Physics)، کیمیا (Chemistry)، طبقات الارض (Geology)، فلکیات (Astronomy)، اور حیاتیات (Biology)۔ اصولاً 'سائنس' نامی اصطلاح میں معلومات کا انطباق (Applications) یا استعمال شامل نہیں ہے بلکہ اس انطباق یا استعمال کو ٹکنالوجی (Technology) کہا جاتا ہے۔ تاہم سائنس اور ٹیکنالوجی کا رشتہ بڑا گہرا ہے۔ بہت سی تحقیقات ایسی ہیں جن کو سائنسی مباحث کا حصہ بھی سمجھا جاسکتا ہے اور ٹیکنالوجی کی پیش رفت کا بھی۔ البتہ سائنس سے زندگی اور تصور کائنات کا تعلق سمجھنے کے لیے اچھا یہی ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے درمیان فرق کو واضح طور پر سامنے رکھا جائے اور ان دونوں کو ایک نہ سمجھا جائے۔

بنیادی تصورات: انسان کی علمی کاوشیں ہوں یا عملی سرگرمیاں، بہر حال ان کا رخ اس تصور کائنات سے متعین ہوتا ہے جسے انسان نے شعوری یا غیر شعوری طور پر اختیار کیا ہوا ہے۔ پچھلی تین صدیوں میں مغربی دنیا میں سائنس کا جو ارتقاء ہوا، وہ زیادہ تر ملحدانہ تصور کائنات کے تحت ہوا۔ یعنی سائنس کے فلسفے میں یا تو خدا کا انکار کیا گیا یا خالق کائنات کے وجود کا اقرار کرنے کے باوجود اسے کائنات کا حاکم، مدبر اور منتظم تسلیم نہیں کیا گیا۔ تاہم مغربی سائنس، اشیاء کائنات سے متعلق علم حاصل کرنے کے لیے، کچھ بنیادی تصورات کو اساس (Basic) قرار دیتی ہے۔ بالفاظ دیگر ان تصوارت کے بدیہی (Obvious) ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔ گویا وہ ثبوت کے محتاج نہیں بلکہ انسانی ذہن ان کی معقولیات ووجدانی (Intuitive) سطح پر ادراک کر لیتا ہے۔ مغربی فلسفۂ سائنس کے نزدیک یہ ادراک ان تصورات کو مان لینے کے لیے کافی ہے۔ مغربی سائنس کے یہ اساسی تصورات درج ذیل ہیں: (الف) اشیاء کائنات اپنے متعین خواص (Charateristics) رکھتی ہیں، جن کو مشاہدے (Obsevation) کے ذریعہ جانا جاسکتا ہے۔ (ب) کائنات کی اشیاء کے درمیان تعامل (Interaction)، بعض قوانین کے تحت ہوتا ہے۔ ان قوانین (Laws of nature) کو بھی مشاہدات پر مبنی غور وفکر کے ذریعے دریافت کیا جا سکتا ہے۔ (ج) کائنات میں پیش آنے والی تبدیلیوں میں سبب (Cause) اور نتیجے (Effect) کا تعلق ہوتا ہے۔ اس تعلق کی نشان دہی، مذکورہ بالا قوانین فطرت کا ایک اہم پہلو ہے۔ تاہم سارے فطری قوانین ایسے نہیں ہیں جو محض سبب اور نتیجے کے بیان پر مشتمل ہوں۔ ایسے قوانین فطرت بھی موجود ہیں جو مجموعی صورت حال کو بیان کرتے ہیں (جو اسباب کے تنوع کے باوجود نہیں بدلتی) اس کی ایک مثال کائنات میں موجود توانائی (Energy) کی کل مقدار کے یکساں رہنے کا قانون ہے۔ اس کو توانائی کی بقا کا اصول کہا جاتا ہے۔ یعنی Laws of Conservation of Energy۔ اس کے مطابق توانائی شکلیں تو بدلتی ہے (کبھی روشنی کی شکل اختیار کرتی ہے تو کبھی حرکت کی) لیکن اس کی کل مقدار نہیں بدلتی۔ یہ اصول، سبب اور نتیجے کی اصطلاحوں سے بالا تر ہے۔ (ان اصطلاحوں کی زبان میں اس اصول کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔)

اسلامی تصور کائنات سے استنباط: پچھلی دو صدیوں کے دورِ غلامی سے پہلے، مسلمان بھی سائنس کے میدان میں تحقیقی سرگرمیاں انجام دے رہے تھے۔ یہ سائنسی کاوشیں، اسلامی تصور کائنات کے تحت انجام پاتی تھیں۔ اسلام کا تصور کائنات مندرجہ بالا تین باتوں کا قائل ہے۔ (جن کو مغربی سائنس کے بنیادی تصورات کے تحت ہم نے بیان کیا ہے۔) البتہ ملحدانہ تصور کائنات، ان تصورات کی کوئی توجیہ نہیں کرسکتا۔ اسلامی تصور کی خوبی یہ ہے کہ وہ ان تصورات کی توجیہ پیش کرتا ہے۔

ان تصورات کو اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے کہ اشیاء کائنات، متعین خواص کی حامل ہیں۔ ان خواص کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ مشاہدے پر غور وفکر کے ذریعے، علم کا حصول ممکن ہے اور اس دنیا میں اللہ تعالیٰ اسباب کے ذریعے نتائج کو ظہور میں لاتا ہے۔ مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنی سے ان امور پر روشنی پڑتی ہے۔ (الف) بعض مثالوں کے ذریعے قرآن مجید نے بتایا ہے کہ اشیاء میں متعین خواص موجود ہیں۔ وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ. ثُمَّ كُلِي مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (سورۃ النحل: ۶۸۔ ۶۹) ''اور دیکھو! تمہارے رب نے شہد کی مکھی پر یہ بات وحی کر دی ہے کہ پہاڑوں میں اور درختوں اور ٹٹیوں پر چڑھائی ہوئی بیلوں میں اپنے چھتے بنا، اور ہر طرح کے پھلوں کا رس چوس اور اپنے رب کی ہموار کی ہوئی راہوں پر چلتی رہ۔ اس مکھی کے اندر سے رنگ برنگ کا ایک شربت نکلتا ہے، جس میں شفاء ہے لوگوں کے لیے۔ یقیناً اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لیے جو غور وفکر کرتے ہیں۔'' یہاں شہد کا خاصہ بتایا گیا ہے کہ اس میں انسانوں کے لیے شفاء ہے۔ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ (سورۃ حدید: ۲۵) '' اور ہم نے لوہا اتارا، جس میں بڑا زور ہے اور لوگوں کے لیے منافع ہیں''۔ یہاں لوہے کی خاصیت یعنی مضبوطی کا ذکر ہے، جس کی بنا پر وہ لوگوں کے کام آتا ہے۔ (ب) قرآن مجید بتاتا ہے کہ کائنات کے ہر آسمان میں اس کا قانون وحی کر دیا گیا ہے۔ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (حم سجدہ: ۱۲) ''تب اس (اللہ) نے دو دن کے اندر سات آسمان بنا دیے اور ہر آسمان میں اس کا قانون وحی کر دیا اور آسمانِ دنیا کو ہم نے چراغوں سے آراستہ کیا اور اسے خوب محفوظ کر دیا۔ یہ سب کچھ ایک زبردست علیم ہستی کا منصوبہ ہے''۔ وَأَنزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا. لِّنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا. وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا (سورۃ النبا: ۱۴۔ ۱۶) ''اور ہم نے آسمان سے لگاتار پانی برسایا تاکہ اس کے ذریعے سے غلہ اور سبزی اور گھنے باغ اگائیں''۔ یہ ایک مثال ہے جو کائنات میں اسباب اور نتائج کے درمیان تعلق کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ (د) قرآن مجید بتاتا ہے کہ انسان کو آنکھ اور کان کی نعمتوں سے اللہ نے نوازا ہے۔ ان حواس سے مشاہدہ کر کے اور مشاہدے کی بنیاد پر غور وفکر کر کے انسان علم حاصل کرسکتا ہے۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا (بنی اسرائیل: ۳۶) ''کسی ایسی بات کی پیروی نہ کرو جس کا تمھیں علم نہیں۔ یقیناً آنکھ، کان اور دل، سب کی باز پرس ہونی ہے''۔ اس آیت کا منشا یہ ہے کہ جب انسان کو سمع، بصر اور فواد کی شکل میں علم حاصل کرنے کے ذرائع حاصل ہیں تو پھر اسے چاہیے کہ ان باتوں کی پیروی نہ کرے جن کا اسے کوئی علم نہیں ہے۔ اس آیت میں اصل تلقین تو یہ کی گئی ہے کہ انسان کے رویے کی بنیاد، علم پر ہونی چاہیے لیکن اس سلسلے میں سمع، بصر اور فواد کے حوالے سے، ان کے ذرائع علم ہونے کی توثیق ہو جاتی ہے۔

انسان کا رول: کائنات میں قوانین فطرت کی موجودگی کے ادراک کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان قوانین کی موجودگی اور انسان کی آزادی عمل میں کیا تعلق ہے؟ بالفاظ دیگر کیا کائنات کے پابند ضوابط ہونے کے معنی یہ ہیں کہ یہاں ہر واقعہ، قوانین فطرت کی کارفرمائی کی بنا پر خود بخود ہوتا جا رہا ہے۔ اور انسان مجبور محض ہے اور وہ واقعات پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتا۔ مغربی سائنس کے فلسفے میں اس سوال پر واضح بحث نہیں ملتی۔ البتہ مغرب کے اہل سائنس کے رویے سے اس سوال کا عملی جواب مل جاتا ہے۔ وہ رویہ یہ ہے کہ سائنسی تحقیق کے لیے قوی اور درست محرک، ٹیکنالوجی کی ترقی کو قرار دیا گیا ہے۔ ٹیکنالوجی، سائنس کے انطباق و استعمال ہی کا نام ہے۔ چنانچہ ٹیکنالوجی کے استعمال پر انسان کا قادر ہونا، اس امر کی علامت ہے کہ انسان کو آزادیٔ عمل حاصل ہے۔

انسان کے عمل کرنے کی آزادی کو مان لینے بعد قوانین فطرت اور دنیا میں پیش آنے والے واقعات کے مابین تعلق کی ایسی تعبیر دریافت کی جانی چاہیے جس میں آزادی عمل کی گنجائش نکلتی ہو۔ مغربی سائنس نے اس سلسلے میں دو طرح کی تعبیرات پیش کی ہیں: (الف) بیسویں صدی سے قبل کی سائنس (اسے روایتی یا Classical کہا جاتا ہے) میں قوانین فطرت کے علاوہ کسی شئی یا اشیاء کے مجموعے کی ابتدائی حالت کو بھی مشاہدہ کا اہم حصہ قرار دیا گیا ہے۔ ابتدا سے مراد مشاہدے کی ابتدا ہے۔ اس کی ایک آسان مثال یہ ہے کہ ایک شخص گیند کو ڈھلان پر رکھ دیتا ہے، ڈھلان میں اونچی سطح پر گیند کی موجودگی، اس گیند کی ابتدائی حالت ہے۔ قانون ثقل کے مطابق پیشین گوئی کی جاسکتی ہے کہ گیند نیچے کی طرف جانے لگے گی۔ مشاہدے سے اس پیش گوئی کی تصدیق کی جاسکتی ہے۔ اس مثال میں ابتدا میں ڈھلان کی بلندی پر گیند کو رکھنا انسانی فعل ہے۔ اس کام کو کرنے والا شخص، آزاد ہے کہ گیند وہاں رکھے یا نہ رکھے۔ بظاہر کوئی قانون فطرت اس شخص کو مجبور نہیں کرتا کہ کیا کرے۔ البتہ جب وہ گیند رکھ دیتا ہے تو قانون فطرت (یعنی کشش ثقل کا قانون) اپنا کام کرنے لگتا ہے اور گیند کو نیچے لے جاتا ہے۔ اس تعمیر کے مطابق (جس میں شئے کی ابتدائی حالت کو زیر بحث لایا گیا ہے) انسان کو آزادی عمل ان معنوں میں حاصل ہے کہ وہ اپنے کسی اقدام میں کسی شئے یا اشیاء کی ابتدائی حالت متعین کرسکتا ہے یا ترتیب دے سکتا ہے۔ اس مرحلے کے بعد، انسان کا رول ختم ہو جاتا ہے اور قوانین فطرت کے مطابق نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ (ب) بیسویں صدی میں سائنس کے تصورات میں غیر معمولی تبدیلیاں ہوئیں۔ اب انسان کے رول کے بارے میں فہم، روایتی سائنس پر مبنی فہم سے مختلف ہے۔ بیسویں صدی میں کوانٹم نظریہ (Quantum Concept) سامنے آیا۔ جس کو مغربی سائنس نے مان لیا۔ اس کے مطابق، انسانی مشاہدے کے نتیجے میں، زیر مشاہدہ شئی یا مجموعہ اشیاء کی کیفیت میں تغیر واقع ہو جاتا ہے۔ اس فہم کے مطابق، انسان مجبور محض قرار نہیں پاتا، بلکہ پیش آنے والے واقعات میں انسانی مداخلت، واقعات اور نتائج کو بدل دیتی ہے۔ کوانٹم نظریہ میں یہ بھی سمجھا گیا ہے کہ متوقع نتائج کی قطعی پیشن گوئی ممکن نہیں۔ بلکہ امکانات کا ایک وسیع دائرہ ہے جن میں ہر امکان کا ظہور ممکن ہے۔ اس نظریہ کے مطابق سائنس صرف یہ اندازہ لگا سکتی ہے کہ کس کے ظاہر ہونے کی توقع زیادہ ہے اور کتنی زیادہ ہے۔ انسان کی آزادی عمل تسلیم کر لینے کے بعد، سائنس اور ٹیکنالوجی کے مابین رشتے کی توجیح ممکن ہو جاتی ہے۔

اسلامی تصور کائنات میں انسان کی حیثیت: اسلامی تصور کے مطابق انسان آزاد ہستی ہے، وہ عمل پر قادر ہے اور اپنے عمل کے لیے جواب دہ ہے۔ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ (الملک: ۱۔ ۲) ''نہایت بزرگ و برتر ہے وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں (کائنات کی) سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اس نے موت اور زندگی کو ایجاد کیا تاکہ تم لوگوں کو آزما کر دیکھے کہ تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔ اور وہ زبردست بھی ہے اور درگزر کرنے والا بھی''۔ اسلامی تصور کائنات انسان کے بارے میں بتاتا ہے کہ وہ کائنات کی بہت سی اشیاء سے خدمت لے سکتا ہے۔ مثلاً انسان کو قدرت دی گئی ہے کہ وہ سمندر میں کشتی چلا سکتا ہے۔ اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (سورۃ جاثیہ: ۱۲) ''وہ اللہ ہے جس نے تمہارے لیے سمندر کو مسخر کیا تاکہ اس کے حکم سے کشتیاں اس میں چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور شکر گزار ہو۔'' ظاہر ہے کہ پانی کی سطح پر کشتی کا چلنا، قوانین فطرت کے تحت ہی ہوگا۔ آیت بالا کی روشنی میں قوانین فطرت کی نوعیت ایسی ہے کہ انسان کے لیے کشتی چلانا ممکن ہو جاتا ہے۔ انسان کی آزادی عمل کے سیاق میں اسلامی تصور کائنات کی پیش کردہ اصطلاح 'تسخیر' کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (سورۃ جاثیہ: ۱۳)۔ ''اس (اللہ) نے زمین اور آسمانوں کی ساری چیزوں کو اپنی طرف سے، تمہارے لیے مسخر کر دیا۔ اس میں بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور وفکر کرنے والے ہیں''۔

زمین اور آسمانوں کی چیزوں کے انسان کے لیے مسخر ہونے کے معنیٰ یہ ہیں کہ اشیاءِ کائنات، انسان کی خدمت میں لگی ہوئی ہیں اور اس کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں۔ اشیاء میں بہت سی ایسی ہیں (مثلاً کشتیاں) جن سے انسان خدمت لیتا ہے اور مختلف طریقوں سے اپنے استعمال میں لاتا ہے۔ قوانین فطرت کا علم، اشیاء کے استعمال کرنے میں، انسان کی مدد کرتا ہے۔ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ (سورۃ الملک: ۱۵)۔ ''وہی (اللہ) تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو تابع کر رکھا ہے۔ چلو اس کی چھاتی پر اور کھاؤ خدا کا رزق۔ اس کے حضور تمہیں دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے۔''

سائنسی تحقیق کے طریقے: سائنسی تحقیق کے لیے، تحقیق کرنے والا ابتدائی مشاہدے سے آغاز کرتا ہے۔ ابتدائی مشاہدے سے تحقیق کی طرف توجہ ہوتی ہے، جس کے عوامل بہت ہو سکتے ہیں۔ ممکن ہے محقق، کسی سوال کا جواب تلاش کر رہا ہو اور اس کو تحقیق کا موزوں راستہ مل جائے۔ روزمرہ کے مشاہدات بھی، انسان کے ذہن کو تحقیق کی طرف مائل کرسکتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جیمس واٹ نے پتیلی میں ابلتے ہوئے پانی کو دیکھا۔ ابلتے پانی سے نکلنے والی بھاپ، پتیلی کے ڈھکن کو اوپر اٹھا دیتی ہے۔ اس مشاہدے نے جیمس واٹ کو آمادہ کیا کہ بھاپ کی توانائی پر باقاعدہ تحقیق کر کے منصوبہ بندی کرے اور اس توانائی کے مفید استعمال کی صورتیں نکالے۔ اس تحقیق کے نتیجے میں اس نے بھاپ کا انجن ایجاد کیا جو پتیلی کی ڈھکن سے کہیں زیادہ وزنی ریل گاڑی کو کھینچ کر لے جاسکتا تھا۔

ابتدائی مشاہدے کے بعد محقق، منصوبہ بند مشاہدے کا آغاز کرتا ہے۔ اس میں وہ ان سوالات کو متعین کرتا ہے، جن کے جوابات اسے تلاش کرنے ہیں۔ سوالات جتنے واضح ہوں گے اتنے ہی تحقیق کے مراحل آسان ہو جائیں گے۔ سوالات کی ترتیب، غور وفکر اور محنت کا تقاضہ کرتی ہے۔ اب تک اس شعبۂ علم سے متعلق جو معلومات حاصل ہو چکی ہوتی ہیں ان کو سامنے رکھنا بھی محقق کے لیے ضروری ہوتا ہے۔

سوالات کی ترتیب کے بعد مشاہدات کے لیے جو طریقے اختیار کیے جاتے ہیں وہ تین ہیں: بیان (Description) پیمائش (Measurement) اور منضبط تجربہ (Controlled Experiment)۔

حیاتیات، علم طبقات الارض اور فلکیات میں زیر مشاہدہ جانداروں اور اشیاء کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ انسان نے بہت کچھ جان لیا اور دیکھ لیا ہے مگر ہر قدم پر محقق کو احساس ہوتا ہے کہ ابھی بہت کچھ دیکھنا اور جاننا باقی ہے۔ روزانہ نئے پودے اور زندہ انواع کا مشاہدہ ہوتا ہے اور ہر آن اس وسیع دنیا میں نئے اجرام دریافت ہوتے ہیں۔ سائنس کے ان شعبوں میں زیر مشاہدہ جانداروں یا اشیاء کے براہ راست (یا آلات کی مدد سے) نظر آنے والی خصوصیات اور بناوٹ (Structure) کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ باریک بینی سے مشاہدہ کرنے والا اپنے مشاہدے کو بیان (Describe) کرتا ہے۔ اس بیان میں الفاظ اور جملوں کے علاوہ چارٹ، جدول، گراف اور تصاویر سے بھی مدد لی جاتی ہے۔ اس شئے کے جو حواس یا اجزاء، دوسری ملتی جلتی اشیاء سے ممتاز نظر آئیں، ان پر خاص توجہ کی جاتی ہے۔ درست بیان کے لیے مشق درکار ہوتی ہے اور اساتذہ وماہرین کی رہنمائی بھی ناگزیر ہے۔

اشیاء کے بہت سے خواص ایسے ہیں جن کی گنتی (Counting) کی جاسکتی ہے یا ان کو ناپا تولا جاسکتا ہے۔ مشاہدے کے اس طرز کو پیمائش (Measurement) کہا جاتا ہے۔ طبیعیات اور کیمیا جیسے شعبوں میں پیمائش کی بڑی اہمیت ہے۔ وہی مشاہدات اِن شعبوں میں قابل ذکر پیش رفت کی طرف لے جاسکتے ہیں جن کا تعلق پیمائش سے ہوتا ہے۔ پیمائش کے لیے سائنسی آلات کا استعمال ناگزیر ہے۔ ہر آلہ کی بنیاد کسی سائنسی نظریے پر ہوتی ہے۔ ایک اچھے محقق کو آلے سے کام لینا تو یقینا آنا چاہیے لیکن اسے اس نظریے سے بھی واقف ہونا چاہیے جو آلے کی ایجاد کی بنیاد ہوتا ہے۔ اس طرح محقق کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ زیر بحث پیمائش کے لیے مجوزہ آلہ موزوں ہے یا نہیں۔ وہ آلے کی محدودیت (Limitations) سے بھی واقف ہوگا۔ یعنی کن حالات میں وہ آلہ، درست معلومات دیتا ہے اور کب نہیں دیتا ہے۔

طبیعیات، کیمیا اور ایک حد تک حیاتیات طبقات الارض کے شعبوں میں منضبط تجربات کے انجام دینے کا امکان موجود ہے۔ چنانچہ ان علوم میں منضبط تجربات، تحقیق کا ایک بڑا ذریعہ ہیں۔ محقق محض فطری حالت میں اشیاء کا مشاہدہ نہیں کرتا بلکہ اپنی تجربہ گاہ میں (Laboratory) میں خود اشیاء کی بناوٹ، خواص اور افعال کا اور ان کے باہمی تعامل کا مطالعہ کرتا ہے۔ اپنے حسب منشا محقق بیرونی عمل کے اثر کو کم یا زیادہ کرسکتا ہے۔ مثلاً تجربہ گاہ کے اندر وہ ایک مخصوص درجۂ حرارت پر مشاہدہ کرسکتا ہے، مصنوعی طریقوں سے برقی ومقناطیسی اثرات ڈال سکتا ہے، ہوا کے دباؤ کو گھٹا بڑھا سکتا ہے اور اتفاقی عوامل کے اثرات سے مشاہدہ اشیاء کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ مجرد پیمائش یا منضبط تجربات سے جو مشاہدات حاصل ہوتے ہیں، محقق ان کو ترتیب دیتا ہے اور دیکھتا ہے کہ جن عوامل سے اس نے آغاز کیا تھا ان کا جواب ملا یا نہیں۔

تصورات ونظریات کی تخلیق وتفہیم: مشاہدہ سائنسی تحقیق کا ایک اہم رخ ہے۔ تحقیق کا دوسرا رخ یہ ہے کہ ایسے تصورات (Concept) تلاش یا تخلیق کیے جائیں جن کے ذریعے مشاہدات کا مربوط فہم حاصل کیا جاسکتا ہو۔ مثلاً سیاروں کی حرکت کا تفصیلی مشاہدہ کیا گیا، جس کی تفصیلات رصد گاہوں سے دست یاب ہوتی ہیں۔ ان مشاہدات کو دیکھیں تو ان کو گرفت میں لانا مشکل کام نظر آتا ہے۔ جب بعض محققین نے تخلیقی قوت کام میں لا کر کشش ثقل (Gravitional Force) کا تصور پیش کیا تو ان سارے (بظاہر بے ترتیب) مشاہدات کو (جو اجرام فلکی سے متعلق تھے) ایک دوسرے سے مربوط کرنا ممکن ہو گیا اور ایک ایسا جامع بیان وجود میں آگیا جو اپنے دامن میں بہت سارے مشاہدات کو، بڑے آسان ڈھنگ سے سمیٹ لیتا ہے۔

سائنسی تخلیق کی تکمیل محض مشاہدے سے نہیں ہو جاتی، بلکہ تصورات کی تخلیق بھی ضروری ہوتی ہے۔ باہم متعلق تصوارت کو ایک جامع نظریے (Theory) کے تحت بیان کرنا اگلا مرحلہ ہے۔ سائنسی تخلیق کا نقطۂ عروج، مختلف شعبوں میں موزوں نظریات (Theories) کی تشکیل ہے۔ ایک اچھا نظریہ، بہت سارے تصورات کو باہم جوڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور گوناں گوں مشاہدات کے مربوط بیان کو ممکن بنا دیتا ہے۔ اسی طرح کے موزوں نظریات، پیشین گوئی کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

سائنسی تخلیق کی تکمیل محض مشاہدے سے نہیں ہو جاتی، بلکہ تصورات کی تخلیق بھی ضروری ہوتی ہے۔ باہم متعلق تصوارت کو ایک جامع نظریے (Theory) کے تحت بیان کرنا اگلا مرحلہ ہے۔ سائنسی تخلیق کا نقطۂ عروج، مختلف شعبوں میں موزوں نظریات (Theories) کی تشکیل ہے۔ ایک اچھا نظریہ، بہت سارے تصورات کو باہم جوڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور گوناں گوں مشاہدات کے مربوط بیان کو ممکن بنا دیتا ہے۔ اسی طرح کے موزوں نظریات، پیشین گوئی کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ اگر منضبط تجربات، پیشین گوئی کی تصدیق کریں تو یہ نظریہ کے موزوں ہونے کی علامت ہیں۔

معاشی دنیا میں مشہور نظریات نے پیش رفت میں اہم رول ادا کیا ہے۔ نیوٹن کے تین مشہور قوانین، حرکت وسکون سے متعلق نظریے کی تشکیل کرتے ہیں اور موجودہ صنعتی ومشینی دور کی ٹیکنالوجی، اس نظریے کی بنا پر ممکن ہوسکی ہے۔ اشیاء کے ایٹموں پر مشتمل ہونے کے نظریے نے کیمیا اور طبعیات کی ترقی میں اہم رول ادا کیا ہے۔ برقی مقناطیسی قوتوں کے سلسلے میں میکسویل (Maxwell) کے نظریے نے برقی مقناطیسی لہروں کی دریافت کو ممکن بنایا ہے، جن کا استعمال لاسلکی (Wireless) کے لیے کیا گیا۔ اسی طرح کائنات کے مستقبل انفجار (Expansion) کے نظریے نے فلکیات کے مشاہدے کی تفہیم آسان کی۔

وسائل: آلات اور تجربہ گاہیں، تحقیق کے لیے ضروری ہیں۔ اس لیے کہ وہ پیمائش اور منضبط تجربات کو ممکن بناتی ہیں۔ آلات فراہم کرنے اور تجربہ گاہ یا رصد گاہ کو منظم کرنے کے لیے کثیر رقم درکار ہوتی ہے۔ اس رقم کی فراہمی حکومتیں کرسکتی ہیں یا نجی زمرے (Private Sector) سے متعلق وہ صنعت کار (Industrialist) کرسکتے ہیں، جو وسائل رکھتے ہوں۔ کوئی ملک، سائنس میں ترقی کرنا چاہے تو بہر حال اسے ضروری وسائل کی فراہمی پر توجہ دینی ہوگی۔

عالم اسلام کی حد تک یہ کام باہمی تعاون کا تقاضا کرتا ہے۔ کسی ایک ملک کے وسائل تک محدود رہنے کے بجائے پوری مسلم دنیا کے وسائل سے فائدہ اٹھایا جانا چاہیے۔ اس کے لیے موجود مشترکہ فورموں کے بہتر استعمال اور نئے مشترکہ اقدامات کے آغاز کی ضرورت ہے۔ یہ طے کرنا چاہیے کہ تحقیق میں کن شعبوں اور گوشوں کو ترجیح دی جائے (تاکہ وسائل ان پر ترجیحاً خرچ کیے جاسکیں)۔ سائنس، فلسفہ سائنس، مغربی سائنس کی تاریخ اور اس کے موجودہ رخ پر تنقیدی نگاہ ڈال کر عالم اسلام کے پالیسی سازوں کو طے کرنا چاہیے کہ وہ اپنے حالات کے لحاظ سے سائنس کے کن شعبوں کو اہمیت دیتے ہیں۔ وسائل کا موزوں استعمال، ان شعبوں میں تحقیق کے لیے کیا جانا چاہیے۔

البتہ وسائل کی کمی، سائنسی تحقیق سے بے اعتنائی برتنے کا جواز نہیں بن سکتی۔ مشاہدہ کا وہ پہلو جو بیان (Description) سے متعلق ہے زیادہ وسائل کا تقاضا نہیں کرتا، اس پر توجہ دی جا سکتی ہے۔ اسی طرح تصورات کی صورت گری (Conceptualization) کے لیے تخلیقیت اور ذہانت کی ضرورت ہے۔ وسائل کی کمی کے باوجود، نظریہ سازی میں پیش رفت کی جاسکتی ہے۔

یہ مہر تاباں سے کوئی کہہ دے کہ اپنی کرنوں کو گن کے رکھ لے
میں اپنے صحرا کے ذرے ذرے کو خود چمکنا سکھا رہا ہوں

www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

جڑ والی سبزیاں غذائیت کا پاور ہاؤس



بدلتے ہوئے طرز زندگی کے باعث ہمارے کھانے پینے کی عادات خاصی تبدیل ہو چکی ہیں۔ لہٰذا اب خواتین سطح زمین کے نیچے جڑوں کی شکل میں پیدا ہونے والی سبزیوں کو پکانے کی زحمت نہیں اٹھاتیں۔

لیکن اگر آپ کو ان کے فوائد معلوم ہوں تو آپ جڑ والی ذائقہ دار سبزیوں کو نظرانداز نہ کر پائیں۔

اکثر خواتین ان سبزیوں کو سستی سمجھ کر نظرانداز کر دیتی ہیں۔ جبکہ جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جڑوں کی شکل میں اگنے والی سبزیاں درحقیقت اینٹی اوکسیڈنٹ اور معدنیات سے مالا مال ہوتی ہیں۔

تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ شکر قندی پانچ ہزار سال قبل روایتی دواؤں کا اہم جزو تھی۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ آلو ہماری وٹامن کی روزمرہ ضروریات کا 31 فیصد فراہم کرتے ہیں۔

گاجر کے بارے میں برطانیہ کے محققین کا خیال ہے کہ یہ امراض



قلب اور سرطان جیسی موذی بیماریوں سے نہ صرف ہماری حفاظت کرتی ہے بلکہ یہ ہمیں جوان بھی رکھتی ہے۔

الغرض جڑ والی سبزیاں غذائیت کا پاور ہاؤس ہیں۔ زمین کے اندر پیدا ہونے والی سبزیوں کا رنگ واجبی سا ہوتا ہے لیکن یہ ہمیں توانائی دیتی ہیں اور اگر ان کے پکانے میں توجہ دی جائے تو یہ ایک صحت مند زندگی کا ضامن ہو سکتی ہیں۔

مورخ توسانی سمات اپنی کتاب 'کھانوں کی تاریخ میں لکھتی ہیں کہ دس ہزار سال قبل کھانے کی تلاش میں بھوکے خانہ بدوشوں نے زمین کھود ڈالی اور اس کے اندر ملنے والی جنگلی جڑوں سے اپنی بھوک مٹائی۔ یہ زراعت کی جانب پہلا قدم تھا اور زیر زمین پیدا ہونے والی سبزیوں کی کاشتکاری کا آغاز ہوا اور رفتہ رفتہ جڑ والی سبزیوں کا ذخیرہ بڑھتا گیا۔

انھیں جانوروں کے شکار اور جنگلی پھلوں کی تلاش سے زیادہ ان سبزیوں کو اگانا آسان معلوم ہوا اور وہ ان کی زراعت اور ترقی میں دل و جان سے لگ گئے۔ آج دنیا ان کی کاوشوں کا فائدہ اٹھا رہی ہے۔

آلو، ادرک، لہسن، شلجم، کمل ککڑی، چقندر، گاجر، اروی، مولی، شکر قندی، زمین قند، اور پیاز آج ہماری روزمرہ کی زندگی میں شامل ہے۔



یہ بات حیرت انگیز نظر آتی ہے کہ زمانۂ قدیم سے لے کر آج تک ہندوستان کے بعض حصوں اور طبقوں میں ان سے پرہیز کیا جاتا ہے گو کہ ان میں شامل بیشتر سبزیاں سال بھر دستیاب رہتی ہیں۔

لیکن جاڑوں اور بہاروں میں ان کی پیداوار زیادہ ہوتی ہے۔ ہمیں اپنی سبزیوں کا انتخاب موسم کے اعتبار سے کرنا چاہیے۔ زمین ہمیں موسم کے اعتبار سے ہی سبزیاں دیتی ہے۔

یہ بہت جلد خراب بھی نہیں ہوتیں اس لیے باورچی خانے میں رکھی مل جاتی ہیں اور بوقت ضرورت ان کا استعمال ہوتا ہے۔ ان میں سے بعض سبزیوں پیاز، ادرک، لہسن وغیرہ کے بغیر ہم اپنے کھانوں کا تصور نہیں کر سکتے۔

سبزیاں

اروی گو دیکھنے میں گاجر جیسی خوش شکل نہیں ہے لیکن اس کا استعمال وزن کم کرتا ہے، تھکن مٹاتا ہے اور موٹاپے سے نجات دیتا ہے۔ اس میں قدرت نے شفا بخش صلاحیت رکھی ہے۔

شلجم جو سردیوں کی سوغات ہے لامحدود طبی فوائد سے بھرپور ہے۔ اس میں کیلشیم اور پوٹاشیم کے اجزا پائے جاتے ہیں اور سردیوں میں شمالی ہند کے علاقے میں دلی کا خاص پکوان شب دیگ بڑے شوق سے بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح شلجم کا کریمی سوپ، ہلکے مسالے سے بنا بھرتہ، مرغ کے ساتھ پکایا پاستہ بچوں کی محبوب غذا ہے۔

سردیوں میں ان کا ذائقہ دوبالا ہوتا ہے۔ بعض شہروں میں سڑک کے کنارے مولی گاجر اور شکرقندی کی چاٹ گاہکوں کو للچاتی ہیں۔ توے پر بھونی شکرقندی کے قتلے اور اس پر چاٹ مسالے کی پچکاری منھ کا مزہ بدل دیتی ہے۔

سفید، پیلی، سرخ اور کالی گاجر کا حلوہ جاڑوں کا من بھاتا کھاجا ہے۔ بادام پستوں سے سجا یہ حلوہ حلوائی کی دکان کی رونق بڑھاتا ہے جبکہ گھروں میں گجریلا یعنی گاجر کی کھیر بھی بنائی جاتی ہے۔

آلو، پیاز، ادرک، لہسن وغیرہ کے بغیر باورچی خانہ ادھورا ہے کیونکہ مرغ ہو یا گوشت یا مچھلی ان کا استعمال لازمی ہے۔

ان کے علاوہ پانی کے نیچے بھی سبزیاں اگتی ہیں۔ جھیل اور تالابوں میں کنول کے بے شمار پھول دعوت نظارہ دیتے ہیں لیکن اس کی جڑیں جو پانی میں ہوتی ہیں وہ کشمیر کی محبوب غذا ہے۔ کسان گھٹنوں پانی میں اتر کر پاؤں سے ان کی جڑوں کو نکالتا ہے۔ کشمیر میں لڑکیوں کو کمل ککڑی کاٹنے کا ہنر بچپن سے سکھایا جاتا ہے تاکہ سسرال میں شرمندگی نہ ہو۔

کمل ککڑی کو دیگر علاقوں میں شلوکا بھی کہا جاتا ہے اور یہ قدیم سبزی ہے جس کا ذکر ویدک عہد میں بھی ملتا ہے۔ کشمیر کی جھیلیں کنول سے بھری پڑی ہوتی ہیں اور ان کی جڑیں کشمیری کھانوں کا حصہ ہوتی ہیں۔ ویدک زمانے میں کنول کے جڑ کی چٹنی کنول کے پتے پر رکھ کر بادشاہ اور مہمانوں کی پیش کی جاتی تھی۔

نیمی چندرا نے اپنی کتاب لیلاوتی میں اس کا ذکر کیا ہے کہ یہ چٹنی کپور کے ساتھ بنائی جاتی تھی اور نیلا پتی کہلاتی تھی۔

☆ سلمیٰ حسین کھانا پکانے کی شوقین، ماہر طباخ اور کھانوں کی تاریخ نویس ہیں۔ ان کی فارسی زباندانی نے عہد وسطی کے مغل کھانوں کی تاریخ کے اسرار و رموز ان پر کھولے۔ انھوں نے کئی کتابیں بھی لکھی ہیں اور بڑے ہوٹلوں کے ساتھ فوڈ کنسلٹنٹ کے طور پر بھی کام کرتی ہیں۔ سلمیٰ حسین ہمارے لیے مضامین کی ایک سیریز لکھ رہی ہیں۔

صحت زندگی کی سب سے بڑی دولت ہے اور صحت مند زندگی گزارنا دنیا کی سب سے بڑی دولت کمانے کے مترادف ہے۔ آج لوگ پیسہ کمانے کے سلسلے میں اپنی صحت کا خیال نہیں رکھ پاتے، لیکن اگر انسان کے پاس صحت ہی نہ ہو تو پوری دنیا کی دولت بھی اس کے لئے بیکار ہے۔ سمجھدار لوگ سب سے پہلے اپنی صحت کا خاص خیال رکھتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جب ان کا جسم ان کا ساتھ دے گا، تب ہی وہ ہر مشکل ترین کام کر پائیں گے۔

www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com